مسلسل اشاعت کے ۴۸ سال

شمارہ : ۸ جلد : ۱۴

شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ اگست 2010

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انا آخر الانبیاء و انتم آخر الامم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

حضرت ثوبانؓ مولیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان المبارک کا استقبال

میر کارواں کی رحلت

مسلمانوں سے درس رواداری کی توقع ہے؟

سانحہ لاہور کی جوڈیشل انکوائری سپریم کورٹ سے کروائی جائے

مرزائیت کے خدوخال اور اصولِ مذہب

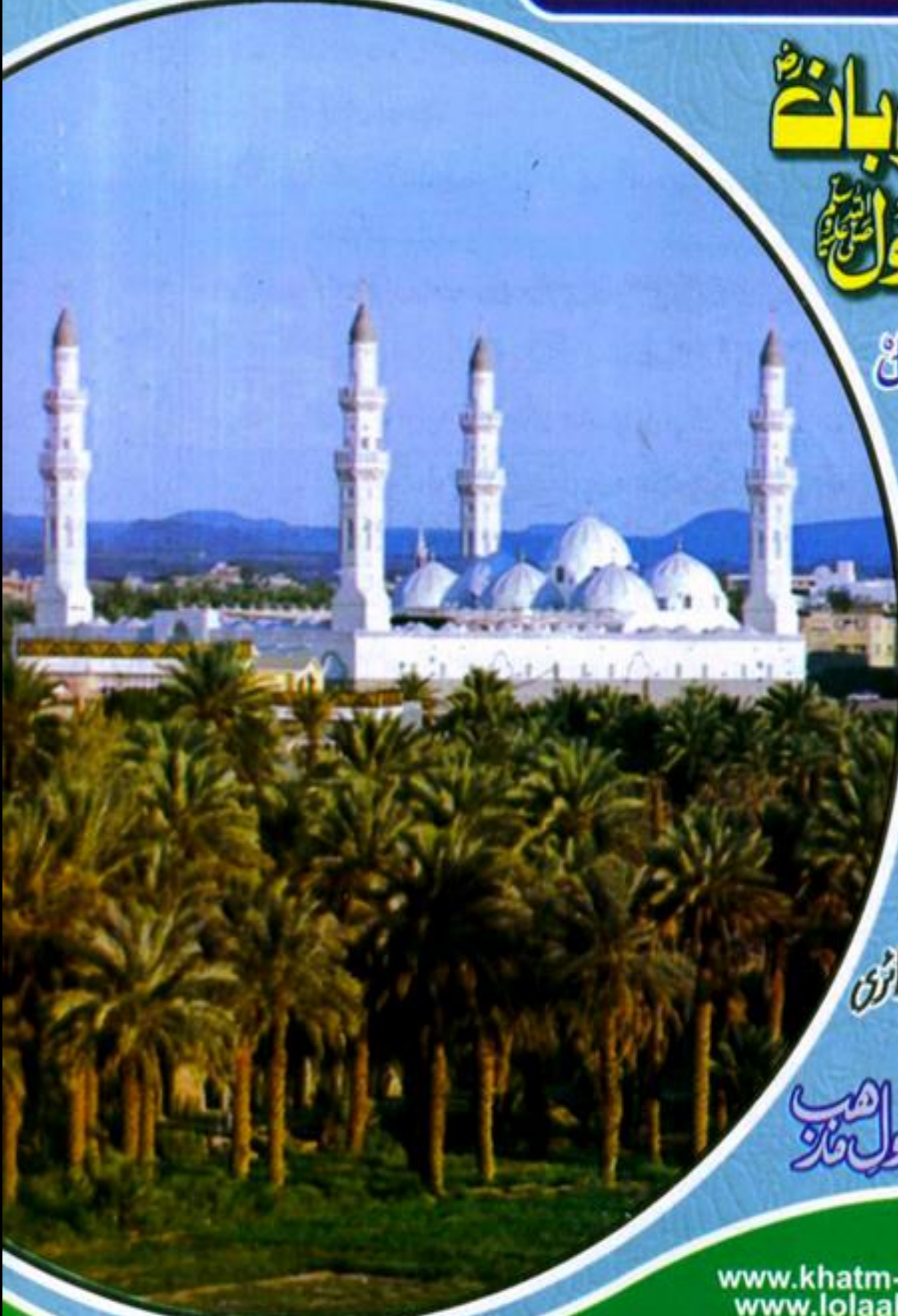

www.khatm-e-nubuwwat.com
www.lolaak.clickhere2.net
www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: 8 ۞ جلد: 14

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
پیر جی حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکمیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

مسلمانوں سے اور کس رواداری کی توقع ہے؟	مولانا ازہر	3
سانحہ لاہور کی جوڈیشل انکوائری سپریم کورٹ سے کروائی جائے	ادارہ	6

مقالات ومضامین

حضرت ثوبانؓ ...... مولیٰ رسول اللہ ﷺ	طالب ہاشمی	7
شب برأت	مولانا سعید احمد جلال پوریؒ	11
رمضان المبارک کا استقبال	مولانا ابوالحسن علی ندویؒ	15
آداب رمضان المبارک	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	18
مصارف ومسائل زکوٰۃ	مفتی عبدالقیوم دین پوری	26
بکھرے موتی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	28
میر کارواں کی رحلت	مولانا اللہ وسایا	29
رشد وہدایت کا سورج غروب ہوگیا	مولانا عبدالستار حیدری	45

رد قادیانیت

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب	مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری	47

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

مسلمانوں سے اور کس رواداری کی توقع ہے!

لاہور میں قادیانیوں کے دومراکز پر حملوں کو لگ بھگ ایک ماہ ہو چکا ہے۔ مگر ذرائع ابلاغ میں ابھی تک بعض افراد اس واقعہ کی آڑ میں دینی جماعتوں، دینی شخصیات اور اداروں پر تنقید کے علاوہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے فیصلے کو نشانہ تنقید بنا کر آئین شکنی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہوں پر حملوں کو ایک زبردست موقع کے طور پر استعمال کیا ہے اور ذرائع ابلاغ میں ایک ایسی بحث چھیڑنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو براہ راست ان کے اقلیتی اسٹیٹس سے متعلق ہے۔ قادیانیوں نے پاکستانی ذرائع ابلاغ میں اپنے منفعت آمیز روابط میں تیز رفتاری سے اضافہ کیا ہے۔ برقیاتی ذرائع ابلاغ کے اینکرز اور اخبارات وجرائد سے وابستہ بعض کالم نگاروں نے اس موقع پر ہدایات کے مطابق دینی حلقوں اور شخصیات کی کردار کشی کرتے ہوئے ان پر تشدد پسندی کا الزام لگایا ہے۔

مشہور سیکولرسٹ کالم نگار نذیر ناجی نے ۱۲؍جون کو روزنامہ جنگ میں اپنے کالم میں اس واقعہ کی آڑ میں ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحاریک ختم نبوت کو مفاداتی اور سیاسی تحریکیں قرار دے کر علماء کرام کو بدنام کیا۔ انہیں مفاد پرست قرار دیا اور دس ہزار شہدائے ختم نبوت کی قربانیوں کا مذاق اڑایا۔ سیکولرازم کے حامی ایک اور کالم نویس نے قادیانیوں کی حمایت ووکالت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے تصادم پسند ملا ایک طویل مدت سے اسی کام (قادیانیوں کو قتل کرنے) میں مصروف ہیں۔ کیا خوبصورت انداز کلام ہے؟۔

میاں نواز شریف نے اس موقع پر قادیانیوں کو اپنا بھائی قرار دیا تو علمائے کرام نے اسے نامناسب، غیر ضروری اور قادیانیوں کے عقائد ونظریات سے میاں صاحب کی لاعلمی پر محمول کیا۔

مذکورہ کالم نویس اس پر بھی برہم ہیں اور لکھتے ہیں کہ: ”نواز شریف کے بیان کی سب سے زیادہ مخالفت ایک ایسی تنظیم (وفاق المدارس العربیہ) کر رہی ہے جو ملک میں دینی ومذہبی مدارس چلاتی ہے۔ اسی سے آپ یہ اندازہ بھی بآسانی لگا سکتے ہیں کہ یہ لوگ ان دینی مدرسوں میں طلبہ کو کس بات کی تعلیم دیتے ہوں گے۔“ دینی مدرسوں کا ذکر آیا تو کالم نویس کے دل میں دینی مدارس کے خلاف چھپا ہوا بغض وعناد بے ساختہ ان کے قلم پر آ گیا۔

لکھتے ہیں کہ: ”یہ دینی اور مذہبی مدارس دراصل دہشت گردوں کو تیار کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ انہیں بند کر دینا ہی مسئلے کا حل ہے۔ چنانچہ یہ مناسب ترین وقت ہے۔“ (شفقت محمود، روزنامہ جنگ مورخہ ۱۲؍جون ۲۰۱۰ء)

اس کے بعد کالم نگار مذکور نے مسلمانوں کو قادیانیوں کے ساتھ رواداری، تحمل، برداشت اور وسعت نظری کا درس دیا ہے۔

اس درس پر گفتگو سے قبل مدارس دینیہ کو بند کردینے کے مطالبے کی اشاعت پر ہمیں ذرائع ابلاغ سے ایک شکوہ ہے کہ کیا ہر شخص کی ہر بات قابل اشاعت ہوتی ہے۔ آج اگر کوئی شخص مطالبہ کرے کہ پاکستان کے تمام میڈیکل کالج بند کردیئے جائیں۔ اس لئے کہ بعض ڈاکٹر مخلص نہیں ہوتے۔ تمام انجینئرنگ یونیورسٹیاں بند کردی جائیں۔ اس لئے کہ کچھ انجینئر دیانت دار نہیں ہوتے۔ تمام لاء کالج سیل کردیئے جائیں کہ بعض وکلاء تشدد پسند ہوتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ ایسے شخص کے نظریات کی اشاعت کی بجائے اسے دماغی امراض کے شعبہ میں چیک اپ کے لئے جانے پر زیادہ سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔

اس لئے کہ میڈیکل کالج بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ملک میں کوئی ڈاکٹر نہ ہو اور ملک کے تمام باشندے مہلک امراض میں مبتلا ہوکر مرکھپ جائیں۔ اسی طرح انجینئرنگ یونیورسٹیاں نہیں ہوں گی تو نہ ملک میں کوئی انجینئر ہوگا نہ کوئی تعمیری منصوبہ ہوگا۔ نہ کوئی اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے والا ہوگا۔ لاء کالج بند ہوگئے تو تمام وکیلوں، ججوں اور عدالتوں کا قصہ تمام ہوجائے گا۔ نہ وکیل، نہ دلیل، نہ اپیل۔ ہر طرف لاقانونیت اور انارکی کا دور دورہ ہوگا۔

اسی طرح مدارس کو بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن وسنت کے سرچشمے بند ہونے کے بعد ہر طرف شیطنت، ابلیسیت، فرعونیت اور معصیت کا راج ہوگا۔ لوگ روحانی امراض میں مبتلا ہوں گے۔ لیکن دین کا مسئلہ بتانے والا کوئی عالم اور مفتی دستیاب نہیں ہوگا۔

اس طرح کے مطالبے کرنے والوں کے لئے مناسب مقام جیل روڈ شادمان لاہور میں ایک مشہور ہسپتال ہے۔ لیکن افسوس کہ ان ذہنی مریضوں کی نگارشات قومی اخبارات میں چھپتی ہیں اور یہ دانشور بھی کہلاتے ہیں:

بریں　عقل　ودانش　بباید　گریست

رواداری کا وعظ بجا۔ مگر بے محل ہے۔ اہل حق سے یہ مطالبہ کرنا کہ وہ باطل کے مقابلہ میں سکوت اختیار کریں۔ اس سے اتحاد کے لوازم پورے ہوتے ہیں۔ صد فیصد غلط ہے۔ اس طرح کے مطالبے کرنے والے قادیانیوں کے وکیل ہیں یا اگر مسلمان ہیں تو پھر قادیانی عقائد ونظریات سے قطعی ناواقف ہیں۔ اس لئے کہ جنہوں نے قادیانی لٹریچر کو پڑھا ہے۔ وہ عالم نہ بھی ہوں تو علامہ اقبالؒ کی طرح حقیقت کا ادراک رکھتے ہیں کہ: ’’قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔‘‘　(عجمی اسرائیل، شورش کاشمیری)

شمس العلماء مولانا شمس الحق افغانی کی زندگی میں ایک مرتبہ حکام بالا کی جانب سے ضلعی سربراہوں (ڈی سی صاحبان) کو حکم ملا کہ وہ اپنے اضلاع میں اتحاد بین المسلمین کے عنوان سے تقاریب منعقد کریں اور علماء کو تاکید کریں کہ وہ قادیانیوں سے اتحاد وتعاون کریں۔

علامہ افغانیؒ اس وقت جامعہ عباسیہ بہاولپور میں شیخ التفسیر تھے۔ حضرت کو بھی دعوت دی گئی۔ اس تقریب میں بہاولپور ڈویژن کے تمام محکموں کے سربراہ، انتظامی افسر اور علمائے کرام موجود تھے۔ واضح رہے کہ اس وقت (۱۹۶۸ء) تک قادیانیوں کو آئینی طور پر غیرمسلم قرار نہیں دیا گیا تھا۔ مگر حضرت افغانیؒ نے کسی خوف کے بغیر جرأت ایمانی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’منکرین ختم نبوت کا مسئلہ اہم صورت اختیار کر گیا ہے۔ انگریزی دور میں بھی اس ٹولے کی اس قدر ناز برداری نہیں کی گئی۔ جواب کی جا رہی ہے۔ یہ دراصل سیاست سے بے بہرہ ہونے کا ثبوت ہے۔ انگریز سیاست دان تھا۔ ہم اس کی عریانی اور بے حیائی وغیرہ میں تو تقلید کرتے ہیں۔ لیکن سیاست اس سے نہیں سیکھی۔ باوجود اس کے کہ قادیانی انگریز کی پیداوار ہیں۔ ظفر اللہ قادیانی اس وقت وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر تھا اور انگریزوں کو قادیانیوں کی ہر طرح خاطر مطلوب تھی۔ قادیان میں احرار کانفرنس کا معاملہ پیش آیا تو ظفر اللہ نے وائسرائے پر زور دیا کہ کانفرنس کی بالکل اجازت نہ دی جائے۔ اس پر وائسرائے نے جواب دیا کہ ہم اس قدر بے وقوف نہیں ہیں کہ تمہارے چند افراد کو خوش کرنے کے لئے دس کروڑ مسلمانوں کی ناراضگی مول لے لیں۔ ہمارا کانفرنس کو روکنا سیاسی تدبر کے خلاف ہے۔ مگر ہمارے حکمرانوں کی سیاست یہ ہے کہ دو لاکھ قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے کروڑوں مسلمانوں کو ناراض کرتے ہیں۔‘‘

(اس واقعہ سے میاں نواز شریف کا قادیانیوں کو بھائی کہنے کا جواب بھی مل گیا کہ انہوں نے چند لاکھ قادیانیوں کی خوشنودی کے لئے کروڑوں مسلمانوں کو ناراض کیا۔ انہیں سیاسی طور پر اس بیان سے جو نقصان پہنچا ہے اور آئندہ پہنچے گا۔ اس کا شاید انہیں ادراک نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ ایک جملہ آئندہ ان کے برسر اقتدار آنے یا نہ آنے کے بارے میں فیصلہ کن ہوگا۔ راقم نہ منجم ہے۔ نہ گہری سیاسی بصیرت کا حامل۔ مگر یہ میری پیشین گوئی ہے کہ اگر مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے قادیانیوں کو بھائی قرار دینے والا بیان واپس نہ لیا تو آئندہ انتخابات میں اسے شکست فاش ہوگی۔)

رواداری کے بارے میں حضرت افغانیؒ نے فرمایا کہ: ’’آپ لوگ علمائے کرام سے اور کیا رواداری کی توقع رکھتے ہیں۔ جبکہ انہوں نے جھوٹی نبوت کے کاروبار کو برداشت کرلیا ہے۔ مثال کے ذریعے آپ کو سمجھاتا ہوں۔ ہمارے ملک کے صدر کی حیثیت نبوت کے گرد پا تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن صدر کو چھوڑیئے۔ اگر کوئی شخص سرکاری تحصیلدار کے ہوتے ہوئے تحصیل داری کا دعویٰ دار بن جائے اور کام بھی انجام دینا شروع کردے تو حکومت کا ردعمل کیا ہوگا؟۔ کیا اسے برداشت کرلیا جائے گا۔ کیا یہ کہیں گے کہ چلو اس کا کاروبار چلنے دو۔ لیکن ہماری رواداری کا تو یہ عالم ہے کہ ہم جھوٹی نبوت کو برداشت کئے بیٹھے ہیں۔

قادیانی امیرالمؤمنین، امہات المؤمنین، سیدۃ النساء، خلیفۃ المسلمین وغیرہ کی اسلامی اصطلاحات بے دریغ استعمال کرتے ہیں۔ اگر امیرالمؤمنین قادیانی ہے تو پھر ہمارے ملک کا صدر کیا ہے؟۔ ان کی جھوٹی نبوت کا دھندا چل رہا ہے اور کون سی رواداری کی ہم سے توقع ہے؟۔

مرزاغلام احمد قادیانی نے جو گالی دنیا بھر کے مسلمانوں کو دی ہے۔ اس کے مقابلہ میں اگر سب مسلمان مل کر بھی اسے برا بھلا کہیں تو مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس نے اپنے مخالفین کے لئے حرامی کی گالی تجویز کی ہے۔ جس میں آج سے نوے سال قبل کے تمام دنیا کے مسلمانوں سے لے کر قیامت تک سب چھوٹے بڑے، مرد، عورت، بچے، بوڑھے شامل ہیں۔ لیکن نہ آج تک کسی قادیانی کو کسی مسلمان نے پکڑ کر مارا نہ گالی گلوچ کی اور نہ ملک سے نکالا۔ بلکہ

ہماری حکومتوں نے بڑے بڑے عہدے ان کے سپرد کئے۔ یہ گروہ یہود کا چربہ ہے۔ اس سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

یہ کہاں کا انصاف ہے کہ مدافعت کرنے والوں کو مجرم گردانا جائے اور جارحیت کرنے والوں کو کوئی پوچھے تک نہیں؟۔ اگر آپ کے نزدیک اتفاق واتحاد اور رواداری کا یہ مطلب ہے کہ قادیانی اپنے عقائد ونظریات کا جس طرح چاہیں پرچار کریں۔ ہم انہیں غلط نہ کہیں اور ان کی جارحیت کی مدافعت نہ کریں تو یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ہم مٹ تو سکتے ہیں مگر قادیانیت کی تائید نہیں کرسکتے۔

قادیانیوں کے وکیلوں اور انہیں بھائی کہنے والوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ قادیانی لٹریچر بالخصوص غلام احمد قادیانی کی تالیفات کے ان پیراگراف کو پڑھیں۔ جو اس نے اپنے مخالفین کے بارے میں لکھے ہیں۔ جو لوگ مسلمانوں کو قادیانیوں کے ساتھ مفاہمت ورواداری کا درس دیتے ہیں۔ کیا انہوں نے کبھی وہ ہفوات وخرافات اور گالیاں بھی پڑھی ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو دی ہیں؟۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے، نہ یوں فریاد ہم کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ، نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

سانحہ لاہور کی جوڈیشل انکوائری سپریم کورٹ سے کروائی جائے

جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ سانحہ لاہور کی جوڈیشل انکوائری سپریم کورٹ کے ججز سے کروائی جائے اور انکوائری رپورٹ کے مطابق سانحہ لاہور کے ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ نیز انکوائری کمیشن قادیانیوں کے باہمی اختلافات کو بھی نظرانداز نہ کرے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مرکز ختم نبوت لاہور میں خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ کی یاد میں منعقدہ تعزیتی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کو یقین دلاتا ہوں کہ پارلیمنٹ کے 1974ء کے فیصلہ کو برقرار رکھا جائے گا۔ انہوں نے میڈیا سے کہا کہ ٹی وی اینکرز پارلیمنٹ کے فیصلہ کو سبوتاژ کرنے کی کوشش نہ کریں۔

اسی طرح نامور مذہبی سکالر مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ قادیانیوں نے آج تک 1974ء کے آئینی فیصلہ کو قبول نہیں کیا تو ان کی حیثیت شریف شہری کی نہیں بلکہ باغی کی ہے۔ ٹی وی اینکرز باغیوں کو ہیرو بنا کر پیش نہ کریں اور قلم نگار بھی قوم کے مجموعی عقائد پر تیشہ زنی نہ کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مسلم لیگ کے سربراہ میاں نواز شریف قادیانیت کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ مصور پاکستان علامہ اقبالؒ نے کہا تھا کہ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں اور غدار مملکت کا وفادار نہیں ہوسکتا۔ میاں صاحب اپنا بیان واپس لیں۔ ورنہ تحریک ختم نبوت کے پروانے آنے والے الیکشن میں مسلم لیگ کی بھرپور مخالفت کریں گے۔

حضرت ثوبانؓ ...... مولیٰ رسول اللہﷺ!

طالب ہاشمی

ایک دن سرور عالمﷺ مدینہ منورہ میں کسی جگہ تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی عالم نے آ کر کہا ''السلام علیک یا محمدؐ'' حضورﷺ کے ایک جانثار کو جو اس وقت بارگاہ نبوی میں حاضر تھے۔ یہودی عالم کے انداز تخاطب پر سخت غصہ آیا۔ انہوں نے اس کو اس زور سے دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا۔ اس نے سنبھل کر وجہ پوچھی تو حضورﷺ کے وہ جانثار کڑک کر بولے کہ: ''تو نے یا رسول اللہ کیوں نہ کہا؟'' وہ بولا اس میں کیا گناہ تھا کہ میں نے ان کا خاندانی نام لیا۔ سرور عالمﷺ نے بڑی نرمی سے فرمایا کہ: ''ہاں! میرا خاندانی نام محمدؐ ہے۔'' سید الانبیاء کے یہ جانثار جن کو آپﷺ سے اس قدر عقیدت اور محبت تھی کہ کسی شخص کے منہ سے ''اے اللہ کے رسول'' کی بجائے ''اے محمدؐ'' سننا بھی گوارا نہ تھا۔ حضرت ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہﷺ تھے۔

سیدنا حضرت ابوعبداللہ ثوبانؓ کے حسب نسب کے بارے میں اتنا ہی معلوم ہے کہ ان کے والد کا نام بجدر یا جحدر تھا اور وہ یمن کے مشہور حمیری خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ خاندان تخت وتاج اور طبل وعلم کا مالک رہا تھا۔ معلوم نہیں کیا افتاد پڑی کہ حضرت ثوبانؓ کو غیروں کی غلامی اختیار کرنی پڑی۔ اسی حالت میں وہ بارگاہ رسالتؐ میں پہنچ گئے۔ حضورﷺ نے ان کے چہرے پر شرافت ونجابت کے آثار دیکھے تو آپﷺ کا دریائے کرم جوش میں آ گیا۔ آپﷺ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا اور فرمایا کہ: ''اگر چاہو تو اپنے خاندان میں چلے جاؤ اور اگر میرے ساتھ رہنا پسند کرو تو میرے گھر والوں میں تمہارا شمار ہوگا۔''

رت ثوبانؓ کو اللہ تعالیٰ نے فطرت سعید عطا کی تھی۔ انہوں نے اپنے خاندان اور وطن پر بارگاہ نبوی کو ترجیح دی اور عرض کی کہ: ''یا رسول اللہﷺ میں آپ کی خدمت میں رہوں گا۔'' اور پھر وہ خلوت وجلوت اور سفر وحضر ہر حالت میں ہمیشہ سرور عالمﷺ کے ساتھ رہے۔ اگرچہ حضورﷺ نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ لیکن انہوں نے برضاء ورغبت آپﷺ کی غلامی اختیار کر لی اور یوں زندگی بھر دنیا اور آخرت کی سعادتیں سمیٹتے رہے۔

حضرت ثوبانؓ نہ صرف حضورﷺ کے ہر حکم کی تعمیل نہایت مستعدی سے کرتے تھے۔ بلکہ آپﷺ کے ہر ارشاد کو بھی حرز جان بنا لیتے تھے اور اپنی ذاتی زندگی میں بھی اس پر عمل کرنے میں کوشاں رہتے تھے۔ مسند ابوداؤد میں خود ان سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس بات کا عہد کرے اور اسے پورا بھی کرے کہ وہ کبھی لوگوں سے سوال نہ کرے گا۔ میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہﷺ میں کبھی کسی انسان سے کچھ نہ مانگوں گا۔

ارباب سیر کا بیان ہے کہ حضرت ثوبانؓ نے زندگی بھر اپنے اس عہد کی شدت سے پابندی کی۔ یہاں تک کہ اگر سواری کی حالت میں کوڑا ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر جاتا تھا تو خود سواری سے اتر کر اسے اٹھا لیتے تھے اور کسی دوسرے کو اس کام کے لئے ہرگز نہ کہتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ’’الاصابہ‘‘ میں اس سے ملتی جلتی روایت اس طرح بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرمﷺ نے اہل بیتؓ کے لئے دعا کی۔ اس وقت حضرت ثوبانؓ بھی بارگاہ رسالتؐ میں حاضر تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ: ’’یا رسول اللہﷺ کیا میں بھی اہل بیتؓ میں سے ہوں۔‘‘ ارشاد ہوا کہ: ’’ہاں! جب تک تم کسی امیر کے پاس سائل بن کر نہ جاؤ یا کسی دروازے کی چوکھٹ پر نہ جاؤ۔‘‘ حضرت ثوبانؓ نے اس کے بعد عمر بھر کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کیا۔

حضرت ثوبانؓ جس دن سے سرکار دو عالمﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہوئے۔ آپﷺ کے وصال تک برابر آپﷺ کی خدمت کرتے رہے۔ اس کے بعد (غالباً عہد فاروقی میں) وہ شام چلے گئے اور رملہ میں سکونت اختیار کرلی۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو مصر کی مہم پر مامور فرمایا تو حضرت ثوبانؓ مصر جانے والے مجاہدین میں شامل ہوگئے اور وہاں کئی معرکوں میں داد شجاعت دی۔ مصر سے واپس آکر حمص میں گھر بنالیا اور وہیں مستقل اقامت اختیار کرلی۔

حضرت ثوبانؓ اپنے آپ کو سید المرسلین والانبیاءﷺ کا غلام کہلانے میں بڑا فخر محسوس کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ دوسرے بھی حضورﷺ سے ان کی غلامی کی نسبت کا احترام اور لحاظ کریں۔ مسند احمدؒ بن حنبل میں ہے کہ ایک دفعہ حمص کے زمانہ قیام میں علیل ہوگئے۔ اس وقت عبداللہ بن قرط ازدی حمص کے والی (گورنر) تھے۔ وہ کسی وجہ سے ان کی عیادت کے لئے نہ آئے۔ حضرت ثوبانؓ نے ان کی بے رخی کو بہت محسوس کیا اور ان کو یہ خط لکھوایا کہ: ’’اگر موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کا غلام تمہارے یہاں ہوتا تو کیا تم اس کی عیادت کے لئے نہ آتے۔‘‘ یہ خط عبداللہ بن قرط کو ملا تو ان کو اپنی غفلت پر بہت ندامت ہوئی اور وہ اس کی تلافی کے لئے اس سرعت اور بدحواسی کے ساتھ گھر سے نکلے کہ لوگ سمجھے کہ کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آگیا ہے۔ پھر انہوں نے حضرت ثوبانؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی کوتاہی پر معذرت کی اور دیر تک ان کے پاس بیٹھ کر مزاج پرسی کرتے رہے۔

’’مستدرک حاکم‘‘ کے مطابق حضرت ثوبانؓ نے ۵۴ ہجری میں (بعد خلافت امیر معاویہؓ) حمص میں وفات پائی۔

حضرت ثوبانؓ کو بارگاہ رسالتؐ میں جو غیر معمولی درجہ تقرب حاصل تھا۔ اس کی بناء پر وہ معدن فضل وکمال بن گئے تھے۔ ان سے ایک سو ستائیس احادیث مروی ہیں۔ ان کے رواۃ حدیث اور تلامذہ میں معدان بن طلحہؒ، ابوادریس خولانیؒ، راشد بن سعدؒ، عبدالرحمٰن بن غنمؒ، ابوعامر الالہانیؒ اور جبیر بن نفیرؒ جیسے اکابر علماء شامل ہیں۔ ان کے بعض معاصرین کسی دوسرے صحابی سے کوئی حدیث تو اس کی تصدیق حضرت ثوبانؓ سے بھی کرالیتے۔

مسند ابوداؤد میں ہے کہ معدان بن طلحہؒ نے (جو حضرت ثوبانؓ کے شاگرد اور بلند پایہ محدث تھے) ایک مرتبہ فقیہ الامت حضرت ابوالدرداء انصاریؓ سے ایک حدیث سنی۔ پھر حضرت ثوبانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس کی تصدیق کی۔ حضرت ثوبانؓ کو اشاعت حدیث میں بھی بڑا اہتمام تھا اور وہ بڑے لطف وانبساط کے ساتھ اپنے آقا ومولاﷺ کے ارشادات لوگوں تک پہنچایا کرتے تھے۔ حافظ ابن عبدالبرؒ نے ’’الاستیعاب‘‘ میں لکھا

ہے کہ:’’حضرت ثوبانؓ ان اصحاب میں ہیں جنہوں نے حدیثیں محفوظ کیں اور ان کی اشاعت بھی کی‘‘ شائقین حدیث اصرار کر کے ان سے حدیثیں سنا کرتے تھے۔

حضرت ثوبانؓ سے مروی چند احادیث بطور تبرک درج ذیل ہیں:

۞...... رسول اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیر کر ایک جانب بیٹھتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے اور پھر یہ کہتے:’’اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام‘‘(صحیح بخاری)

۞...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو بہشت کی میوہ خوری میں رہتا ہے۔(یعنی بہشت کی میوہ خوری کا اہل ہوجاتا ہے) جب تک وہ عیادت سے واپس نہ آئے۔(صحیح مسلم)

۞...... ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے۔ہم نے دیکھا کہ کچھ لوگ سواریوں پر بیٹھے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم کو شرم نہیں آتی کہ خدا کے فرشتے تو پیدل چل رہے اور تم جانوروں کی پشتوں پر سوار ہو۔(ترمذی،ابن ماجہ)

۞...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان اللہ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے۔(مسند احمد بن حنبلؒ)

۞...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو(نیک بندہ) اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی تلاش میں رہتا ہے اور ہمیشہ اسی حال میں رہتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری رضامندی کی تلاش میں رہتا ہے۔جان لو کہ میری رحمت اس کے لئے ہوچکی۔پھر جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اللہ کی رحمت فلاں شخص پر ہے۔پھر یہی بات عرش کو اٹھانے والے فرشتے کہتے ہیں اور وہ فرشتے بھی کہتے ہیں جو ان کے قریب ہیں۔یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے یہی کہتے ہیں۔پھر رحمت اس شخص کے لئے زمین پر اترتی ہے۔(مسند احمد بن حنبلؒ)

۞...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان صبح وشام ان کلمات کو تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ لازماً اس مسلمان کو قیامت کے دن خوش کردے گا:’’رضیت باللہ رباً وبالا سلام دیناً وبمحمد نبیاً‘‘﴿یعنی میں اللہ کی ربوبیت اور اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر دل سے راضی ہوگیا۔(مسند احمد وجامع ترمذی)﴾

۞...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صحیح راستہ پر جمے رہو۔مگر اس کا حق ادا نہیں کرسکتے اور خوب سمجھ لو کہ تمہارے دین میں سب سے افضل عمل نماز ہے اور وضو کی نگرانی بجز مومن کامل کے اور کوئی شخص نہیں کرسکتا۔(مسند احمد)

۞...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام روئے زمین کو سکیڑ دیا تو میں نے مشرق ومغرب پر نظر ڈالی۔یقیناً میری امت اس حصہ زمین کے گوشوں تک پہنچے گی(قابض ہوگی) جو مجھے سکیڑ کر دکھایا گیا ہے۔مجھے دو خزانے بھی مرحمت فرمائے گئے۔ایک سرخ اور ایک سفید۔(یعنی سونا اور چاندی) اور میں نے اپنی امت کے لئے یہ دعا کی اس کو عام قحط میں مبتلا کر کے ہلاک نہ کیا جائے اور یہ بھی کہ کسی غیر دشمن کو ان پر اس طرح مسلط نہ کیا جائے کہ وہ ان کی نسل تباہ کرڈالے۔میری پروردگار نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اے محمدؐ! جب میں

کسی بات کا فیصلہ کر چکتا ہوں تو وہ اٹل ہوتا ہے۔ تمہاری امت کے بارے میں یہ بات تو میں نے منظور کر لی کہ ان کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا اور ان پر کسی غیر دشمن کو اس طرح مسلط نہیں کروں گا کہ وہ ان کا تخم مٹا ڈالے۔ اس وقت تک کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک کرنے اور قید کرنے کے درپے نہ ہو جائیں۔ (صحیح مسلم)

۞...... جب یہ آیت نازل ہوئی:''والذین یکنزون الذھب والفضۃ ''﴿یعنی جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں﴾ اس وقت ہم لوگ کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب تھے۔ بعض اصحاب نے کہا کہ یہ آیت صرف سونے چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ کاش! ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ کون سا مال بہتر ہے۔ (یعنی سونے چاندی کے سوا جن کا حکم اس آیت سے معلوم ہو گیا ہے) تو اسی کو جمع کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا کہ بہترین مال اللہ کا ذکر کرنے والی زبان ہے اور اللہ کا شکر کرنے والا دل ہے اور وہ مومن بیوی ہے جو شوہر کے دین وایمان کی مددگار ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

جھوٹے مدعی نبوت کے مرید زید حامد کی رسوائی

۱۳؍جون بروز اتوار کو زید حامد کا ٹیک سوسائٹی میں بیان تھا۔ جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے انتظامیہ کے تعاون سے رکوا دیا۔ تفصیلات کے مطابق جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کا خلیفہ زید زمان المعروف زید حامد کا اتوار کے دن ٹیک سوسائٹی میں بیان تھا۔ جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو مولانا عبدالنعیم مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا عبدالعزیز، بھائی عامر خورشید وقار، بھائی محمد عمار و دیگر کارکنان ختم نبوت موقع پر پہنچ گئے اور انتظامیہ کو اطلاع کی کہ یہ گستاخ رسول یوسف کذاب کا خلیفہ ہے اور یہ مفتی سعید احمد جلالپوریؒ کا قتل کا نامزد ملزم ہے۔ لیکن ثبوت دیکھنے کے باوجود مقامی انتظامیہ نے ٹال مٹول سے کام لیا۔ اس صورت میں کارکنان ختم نبوت نے ڈی۔سی۔او لاہور سے رابطہ کیا اور اس سارے واقعہ کی اطلاع دی۔ ڈی۔سی۔او نے فوری طور پر مقامی انتظامیہ کو حکم دیا کہ اس گستاخ رسول کے بیان کو رکوا دیا جائے۔ جس پر مقامی انتظامیہ نے بیان کرنے سے روک دیا اور زید حامد کو ایک مرتبہ پھر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس پر کارکنان نے ڈی۔سی۔او کا شکریہ ادا کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس نامزد ملزم زید حامد کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے

ساھیوال پھکی

طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے

بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے

حیاتِ نو کیپسول

ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے

السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

شب برأت!

مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

یوں تو شعبان کا پورا مہینہ برکت وعظمت والا ہے کہ آنحضرتﷺ نے شعبان کو اپنا مہینہ فرمایا ہے اور آپﷺ سب سے زیادہ نفلی روزے اسی ماہ میں رکھا کرتے تھے۔ لیکن اس مہینہ میں پندرہ کی رات بطور خاص برکت وعظمت کی حامل ہے۔ جسے شب برأت کہتے ہیں۔

شب برأت کے بارے میں احادیث نبویہ کی روشنی میں ہمارے اکابر کی تحقیق یہ ہے کہ جس طرح یہ فضیلت وبرکت والی رات ہے۔ اسی طرح پندرہ شعبان کا دن بھی برکت وبزرگی کا دن ہے۔ چنانچہ متعدد احادیث نبویہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۱...... ''عن علیؓ قال قال رسول اللہﷺ اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا یومھا فان اللہ تعالیٰ ینزل فیھا الغروب الشمس الیٰ السماء الدنیا فیقول الامن مستغفر فاغفرلہ الا مسترزق فارزقہ الامن متبلی فاعافیہ الاکذا الا کذا حتی یطلع الفجر (مشکوٰۃ ص۱۱۵)'' ﴿حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں رات ہوتو اس میں کھڑے ہو۔ یعنی نوافل ادا کرو اور پندرھویں کے دن میں (نفلی) روزہ رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات کو سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کیا کوئی رزق طلب کرنے والا ہے جس کو میں رزق دوں۔ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے جسے میں عافیت دوں اور اسی طرح فرماتے رہتے ہیں کہ کیا کوئی فلاں چیز مانگتا ہے۔ کیا کوئی فلاں چیز مانگتا ہے۔ صبح طلوع ہونے تک یہی فرماتے رہتے ہیں۔﴾

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس شب میں اپنے بندوں کی مغفرت کی طرف متوجہ ہوکر خصوصی نظر عنایت فرماتے ہیں۔ یوں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی مغفرت وبخشش کے لئے کسی خاص دن یا وقت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ لیکن بعض دنوں، راتوں اور مہینوں کو خود اللہ تعالیٰ نے ازراہ فضل واحسان اپنے بندوں کی مغفرت کے لئے مختص فرمایا ہے۔ چنانچہ پندرہ شعبان کی شب کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا ہے کہ اس رات میں دنیا والوں کو اپنی رحمت کی طرف بلاتے ہیں اور اس پکار پر لبیک کہنے والوں کو رحمت وبخشش کے خزانوں سے مالا مال فرماتے ہیں۔

۲...... ''عن ابی موسیٰ الاشعری عن رسول اللہﷺ قال ان اللہ تعالیٰ لیطلع فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا لمشرک اومشاحن...... وفی روایۃ الاثنین مشاحن وقاتل نفس (مشکوٰۃ ص۱۱۵)'' ﴿حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ آنحضرتﷺ سے نقل

فرماتے ہیں کہ شعبان کی پندرھویں شب اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کی طرف) متوجہ ہوتے ہیں اور سوائے مشرک اور کینہ پرور کے ایک روایت میں ہے کہ کینہ پرور اور قاتل کے علاوہ تمام مخلوق کی بخشش فرماتے ہیں۔﴾

یعنی اللہ تعالیٰ اس رات میں تمام صغیرہ گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ البتہ وہ گناہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ وہ معاف نہیں فرماتے۔ کبیرہ گناہ توبہ کئے بغیر معاف نہ ہوں گے۔ چنانچہ اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے صاحب مظاہر حق جدید لکھتے ہیں کہ:

''حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اس بابرکت اور مقدس رات میں اپنی رحمت کاملہ کے ساتھ دنیا والوں پر متوجہ ہوتا ہے تو اس کا دریائے رحمت اتنے جوش میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے تمام حقوق کو معاف کر دیتا ہے اور اپنی بندگی وعبادت اور طاعت وفرمانبرداری میں سرزد ہوئی کوتاہیوں اور لغزشوں سے درگذر فرما دیتا ہے۔ مگر کفر اور حقوق العباد (بندوں کے حق) کو معاف نہیں کرتا اور ان کے معاملہ میں اتنی مہلت دیتا ہے کہ وہ اگر توبہ کر لیں تو ان کی توبہ قبول کی جائے اور اگر توبہ نہ کریں اور اپنی بداعتقادی اور بدعملی سے باز نہ آئیں تو انہیں عذاب میں مبتلا کیا جائے۔''

کینہ توز (کپٹ رکھنے والے) سے مراد وہ شخص ہے جو شرعی جہت سے نہیں بلکہ نفس امارہ کی فریب کاریوں میں مبتلا ہو کر خواہ مخواہ دوسروں کے لئے اپنے سینہ میں بغض وحسد کی آگ جلائے رکھتا ہے۔ ایسا بدباطن شخص بھی اس بابرکت رات میں پروردگار کی عام بخشش سے کوئی حصہ نہیں پاتا۔ شب برأت میں جو بدبخت رحمت الٰہی کے سایہ میں نہیں ہوتے۔ بایں طور کہ ان کی بخشش نہیں ہوتی۔ ان کی تفصیل مختلف روایتوں میں مذکور ہے۔ چنانچہ یہاں تو کفر کرنے والے اور کینہ توز اور ناحق کسی کی جان لینے والے کا ذکر کیا گیا ہے۔ بعض روایتوں میں اتنا اور منقول ہے کہ ناطہ کاٹنے والے یعنی رشتہ داری اور بھائی بندی کو منقطع کرنے اور کرانے والے کو بھی اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا۔ اسی طرح بعض روایتوں میں ازار لٹکانے والوں یعنی ٹخنوں سے نیچا پائجامہ لنگی، لٹکانے والوں، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں، ہمیشہ شراب پینے والوں اور بعض روایتوں میں زنا کرنے والوں، بعض روایتوں میں عشار یعنی ظلم کے ساتھ محصول لینے والوں، جادو کرنے والوں، کاہن، عریف یعنی غیب کی باتیں بتانے والوں اور صاحب عرطبہ یعنی باجا بجانے والوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی یہ وہ بدبخت لوگ ہیں جو اس مقدس شب میں پروردگار کی عام رحمت سے محروم رہتے ہیں۔ (مظاہر حق جدید ج۱ ص۸۴۹)

۳...... ''عن عائشةؓ قالت فقدت رسول اللہ ﷺ لیلة فاذا ھو بالبقیع فقال اکنت تخافین ان یحیف اللہ علیك ورسوله قلت یارسول اللہ انی ظننت انك اتیت بعض نسائك فقال ان اللہ تعالیٰ ینزل لیلة النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لا کثر من عدد شعر غنم کلب (مشکوٰۃ ص۱۱۵)'' ﴿حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی باری کی رات آنحضرت ﷺ کو بستر پر نہیں پایا۔ (جب میں نے آپ ﷺ کو تلاش کیا تو) کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ بقیع میں موجود ہیں۔ (مجھے دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اس بات کا خوف تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے؟۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے خیال ہوا تھا کہ آپ ﷺ اپنی کسی بیوی کے پاس تشریف لے

گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب میں آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور قبیلہ بنوکلب (کی بکریوں) کے ریوڑ کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں گناہ بخشتے ہیں۔﴾

رزین کی روایت میں ہے کہ: ’’اہل ایمان میں سے جو لوگ دوزخ کے مستحق ہو چکے تھے انہیں مغفرت سے نوازتے ہیں۔‘‘

۴...... ’’عن عائشةؓ عن النبی ﷺ قال هل تدرین مافی هذه اللیلة یعنی لیلة النصف من شعبان قالت مافیها یا رسول الله فقال فیها ان یکتب کل مولود بنی آدم فی هذه السنة وفیها ان یکتب کل هالك من بنی آدم فی هذه السنة وفیها ترفع اعمالهم وفیها تنزل ارزاقهم فقالت یا رسول الله مامن احدید خل الجنة الابرحمة الله تعالیٰ فقال ما من احدید خل الجنة الابرحمة الله تعالیٰ ثلاثاً قلت ولاانت یا رسول الله فوضع یده علی هامته فقال ولا انا الا ان یتغمد نی لله منه برحمته یقولها ثلث مرات (مشکوٰة ص ۱۱۵)‘‘

﴿حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ جانتی ہو کہ اس رات میں یعنی شعبان کی پندرھویں شب میں کیا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایئے۔ اس میں کیا ہوتا ہے؟۔ فرمایا اس رات میں ہر ایسے بچے کا نام لکھ دیا جاتا ہے جو اس آنے والے سال میں پیدا ہونے والا ہوتا ہے اور اس طرح ہر اس شخص کا نام بھی لکھ دیا جاتا ہے جو اس آنے والے میں مرنے والا ہے اور اس رات میں نیک اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں اور اس رات میں لوگوں کے رزق اتارے جاتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی ایسا نہیں ہے جو اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو سکے؟۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا ہاں۔ کوئی ایسا نہیں ہے جو اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو جائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہ جائیں گے؟۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر تین بار فرمایا میں بھی جنت میں نہ جاؤں گا۔ مگر اس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔﴾

اس حدیث شریف سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

۱...... پندرہ شعبان کی رات سے آئندہ پیدا ہونے اور مرنے والوں کی تفصیل ملک الموت کے حوالہ کر دی جاتی ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو فکر مند ہونا چاہئے کہ ممکن ہے اس سال مرنے والوں کی فہرست میں میرا نام بھی آچکا ہو اور یوں میری زندگی کا یہ آخری سال، مہینہ اور دن نہ ہو۔ لہٰذا فوراً توبہ کرنی چاہئے۔

۲...... اس رات میں چونکہ اعمال اٹھائے جاتے ہیں تو ہمیں اپنے اعمال کی فکر کرنا چاہئے۔

۳...... انسان کو اللہ کی عبادت واطاعت ضرور کرنا چاہئے کہ تقاضائے عبدیت یہی ہے۔ مگر اپنی عبادت واطاعت پر گھمنڈ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ نظر اللہ کی رحمت کی طرف ہونی چاہئے کہ مغفرت وبخشش کا مدار یہ اعمال نہیں بلکہ رحمت الٰہیہ ہے۔

اس رات کی فضیلت وبرکت اپنی جگہ لیکن اب اس رات میں بھی بے حد خرافات ہونے لگی ہیں۔ مثلاً اس

رات میں چراغاں، آتش بازی، برتن بدلنا اور گھر لیپنا اور قبرستان میں جانے کو ضروری سمجھنا اور پھر وہاں مردوزن کا اختلاط اور مساجد میں اجتماع عام اور اس کو بے حد لازم سمجھنا اور مساجد میں رات بھر گپ شپ وغیرہ وغیرہ ایسے امور ہیں جو سراسر بدعات ورسومات کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس سے احتراز لازم ہے۔

اس رات میں جہاں تک ممکن ہو خاموشی سے علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت، تلاوت وذکر اللہ نوافل میں مصروف رہا جائے۔ ضروری نہیں کہ رات بھر جاگا جائے اور قبرستان میں جانا بھی ضروری نہیں۔ اگر ضروری ہوتا تو آنحضرت ﷺ صحابہ کرامؓ کو اس کی تلقین فرماتے۔ جب کہ آنحضرت ﷺ نے اکیلے رات کی تاریکی میں قبرستان میں جاکر دعاء فرمائی ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص منکرات سے بچتے ہوئے قبرستان جانا چاہے تو جاسکتا ہے۔

نماز عشاء اور فجر جماعت سے ادا کی جائے۔ بعض حضرات ساری رات جاگتے رہتے ہیں۔ مگر صبح سو جاتے ہیں۔ جس سے ان کی فرض نماز رہ جاتی ہے جو نہایت افسوسناک ہے۔ اپنے لئے، تمام اعزہ اقرباء، اساتذہ اور مشائخ کے لئے خوب دعاء کریں۔ اس رات میں کوئی خاص دعا یا مخصوص طریقہ کی نماز یا نفلیں منقول نہیں۔ پندرہ شعبان کو دن میں روزہ رکھا جائے۔

آخر میں بطور خلاصہ مضمون کے بہشتی زیور سے حضرت تھانوی قدس سرہ کا اقتباس نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

''شب برأت کی اتنی اصل ہے کہ پندرھویں رات اور پندرھواں دن اس مہینے کا بہت بزرگی اور برکت کا ہے۔ ہمارے پیغمبر ﷺ نے اس رات کو جاگنے کی اور اس دن کو روزہ رکھنے کی رغبت دلائی ہے اور اس رات میں ہمارے حضرت ﷺ نے مدینہ کے قبرستان میں تشریف لے جاکر مردوں کے لئے بخشش کی دعاء مانگی ہے تو اگر اس تاریخ میں مردوں کو کچھ بخش دیا کرے۔ چاہے قرآن شریف پڑھ کر چاہے کھانا کھلا کر چاہے نقد دے کر چاہے ویسے ہی دعاء بخشش کی کردے تو یہ طریقہ سنت کے موافق ہے۔ اس سے زیادہ جتنے بکھیڑے لوگ کر رہے ہیں اس میں حلوے کی قید لگا رہی ہے اور اس طریقے سے فاتحہ دلاتے ہیں اور خوب پابندی سے یہ کام کرتے ہیں۔ یہ سب واہیات ہیں۔'' (بہشتی زیور ص۶۰ حصہ ششم)

جانوروں پر ہمدردی کا اجروثواب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی چلا جارہا تھا۔ راستے میں سخت پیاس لگی۔ ایک کنویں پر پہنچا اور اتر کر پانی پیا اور باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے زمین پر منہ مار رہا ہے۔ آدمی یہ دیکھ کر کہنے لگا کہ یقیناً اس کتے کو بھی پیاس اسی طرح ستارہی ہوگی جس طرح مجھے ستارہی تھی۔ کنویں میں اترا اور اپنا موزہ بھر کر منہ میں دبایا اور باہر نکل کر اس کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کرتے ہوئے اس کی مغفرت فرمادی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) جانوروں سے ہمدردی کرنے میں بھی اجر ملتا ہے۔ فرمایا۔ ہر جاندار چیز کے ساتھ ہمدردی کرنے میں اجر ہے۔ (تنبیہ الغافلین ص۳۱۴)

رمضان المبارک کا استقبال!

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

میرے دوستو! تمہیں نیا رمضان مبارک اور خدا کی طرف سے تم پر پاک و بابرکت سلام! تمہاری یہ فرمائش گویا میری دلی خواہش ہے۔ پتا نہیں کیوں خود میرا جی کچھ بات کرنے کو چاہ رہا تھا اور ایک تقاضا تھا جو مجھے بات کرنے پر مجبور کررہا تھا اور میں محسوس کرتا ہوں کہ تمہارے تجویز کردہ عنوان سے بہتر اور محبوب عنوان گفتگو میرے لئے اور کوئی ہو نہیں سکتا۔

سن ہجری کے دوسرے سال میں میرا آنا پہلے سالوں سے یکسر مختلف تھا۔ پہلے میں سال کے دوسرے مہینوں کی طرح ایک مہینہ تھا۔ اپنے دوسرے بھائیوں اور رفیقوں سے کسی قسم کا امتیاز مجھے حاصل نہیں تھا۔ نہ کوئی خاص بات میرے اندر تھی۔ نہ کسی پیغام کا میں حامل تھا اور نہ دینی ارکان میں سے کوئی رکن مجھ سے متعلق تھا۔ رجب، ذی القعدہ، ذوالحجہ اور محرم پر مجھے حسد...... استغفراللہ...... رشک ہوتا تھا۔ کیونکہ یہ: اشھر حرم ﴿محترم مہینے﴾ تھے اور ان میں سے ذی الحجہ پر مجھے اور خاص وجہ سے رشک آتا تھا۔ وہ یہ کہ وہ حج کا مہینہ تھا...... مجھے وہم و گمان بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ مجھے کبھی اتنا بڑا اعزاز بخشا جائے گا اور روزہ جیسے اہم اور مقدس پیغام کا مجھے حامل بنایا جائے گا۔ لیکن یہ اللہ کا فضل ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ بہرحال اب سنئے:

مسلمانوں نے شعبان سے میرا انتظار کرنا شروع کیا۔ انہوں نے شعبان کا بھی ایک مقدمۃ الجیش اور میرے مبشر کی حیثیت سے استقبال کیا۔ شعبان ہی میں ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! رمضان کا مہینہ تم پر سایہ فگن ہورہا ہے۔ بڑا عظیم الشان مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کے قیام (تراویح) کو نفلی عبادت ٹھہرایا ہے۔ جو شخص اس ماہ میں ایک نفلی نیکی کرے گا۔ اس کا ثواب اور دنوں کے فرض کے برابر ہوگا۔ اور جو کوئی ایک فرض ادا کرے گا۔ اس کا ثواب اور دنوں کے ستر فرضوں کے برابر ہوگا۔ یہ ماہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ غمخواری و غمگساری کا مہینہ ہے۔ اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔''

تمام لوگ میرا چاند دیکھنے کے لئے بلند ٹیلوں اور مکانوں پر چڑھ گئے۔ غروب آفتاب کے بعد مدینہ میں کوئی شخص ایسا نظر نہ آتا تھا جو آسمان کی طرف نظر اٹھائے میری جستجو نہ کررہا ہو۔ ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ سب سے پہلے وہ میری آمد کا مژدہ سنائے۔

پروردگار عالم نے ارادہ فرمایا کہ اب مزید تاخیر نہ ہو۔ لہٰذا اس کی طرف سے حکم طلوع ہوا اور مدینہ کے اس سرے سے اس سرے تک مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ لوگوں کی زبانوں پر ایک نغمہ مسرت جاری ہوا۔

سامعین کرام! مجھے اس کہنے میں معاف رکھیں کہ ابتدائے اسلام میں لوگوں کو میری آمد سے جو مسرت ہوتی تھی...... حالانکہ میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔صبر و جہاد کا مہینہ تھا...... وہ اس مسرت سے بڑھ کر ہوتی تھی جو آج آپ کو عید کا چاند دیکھ کر ہوتی ہے...... میں اس کے اسباب میں نہیں جاؤں گا۔کیونکہ یہ ایک طویل بات ہے اور ویسے بھی آپ کو کڑوی لگے گی۔

(میری آمد سے) مدینہ کے لوگوں میں ایک نئی زندگی اور ایک نیا نشاط عبادت ابھر آیا۔یہ لوگ عشاء کے بعد ایک ایک' دو دو اور ٹکڑیاں ٹکڑیاں ہو کر نوافل میں مشغول ہو گئے۔قرآن کی تلاوت کرتے اور نمازیں پڑھتے رہتے۔یہاں تک کہ جب رات آخر ہوئی اور سحر قریب ہوئی تو رات کی باسی روٹی یا کھجور اور پانی میں سے جس کو جو میسر آیا۔اس نے اس سے سحری کھائی۔پھر مساجد کی راہ لی اور نماز فجر ادا کی۔

یہی وہ مقام ہے جہاں وہ لوگ آج کل کے روزہ داروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔آج اگر آپ میں سے کوئی رات کو تھوڑی دیر عبادت کر لیتا ہے اور پھر روزہ کی نیت کر لیتا ہے تو وہ اپنا حق سمجھتا ہے کہ دن میں جتنا چاہے سوئے۔چنانچہ آج شہر میں بہت کم ایسے روزہ دار ملیں گے جو سوتے یا اونگھتے نظر نہ آتے ہوں۔رات کو خواہ کتنا ہی تھوڑا قیام کریں۔مگر اس کے بدلے میں دن کا ایک خاصا حصہ ضرور نیند کی نذر کر دیا جاتا ہے...... اس کے برعکس صحابہ وتابعین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا حال یہ تھا کہ رات کا قیام ان کے دن کے نشاط میں کوئی فرق نہیں ڈالتا تھا۔وہ رمضان میں عبادت بھی کرتے تھے اور مشقت حیات بھی برداشت کرتے تھے۔اور کبھی تو روزے کی حالت میں جہاد بھی کرتے تھے۔ان کے زمانہ میں رمضان اشیاء کی طبائع نہیں بدلتا تھا اور نہ دن کو رات بناتا تھا۔وہ الٹا ان میں قوت اور نشاط کار بڑھا دیتا تھا۔اور کوئی وہ نیکی جس کو لوگ پہلے سے کرتے تھے۔رمضان المبارک کی آمد سے منقطع نہیں ہوتی تھی۔میں آ کر اہل مدینہ کے اخلاق میں کوئی فرق نہیں پاتا۔مثلاً: انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد سے غیبت' فحش کلامی اور بدگوئی سے زندگی بھر کا روزہ رکھ لیا تھا۔تو وہ روزوں میں بھی پاک زبان' پاک نفس اور پاک باطن رہتے تھے۔ہاں اگر فرق ہوتا تھا تو یہ ہوتا تھا کہ وہ ان دنوں میں جائز غصہ کو بھی ضبط کرتے تھے۔اگر ان میں سے کسی کو کوئی شخص گالی دیتا یا لڑنے کی باتیں کرتا تو اس کا جواب یہ ہوتا کہ:...... ''میں روزہ دار ہوں۔''

میری آمد پر وہ لوگ نیکی اور غم خواری کے بے حد حریص ہو گئے۔یوں سمجھئے کہ ہوا سے مقابلہ کرتے تھے۔ ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ تھا:

''جب رمضان آتا تو آنحضرت ﷺ امور خیر میں آندھی سے بھی تیز رفتار ہو جاتے تھے۔''

روزہ دار کو افطار کرانے' غلاموں کو آزاد کرانے' ستم رسیدوں کی امداد کرنے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے۔چنانچہ اسی وجہ سے فقراء و مساکین میری آمد کے منتظر رہتے تھے۔

لوگوں نے اپنے مشاغل میں روزہ گزارا۔لیکن اللہ سے غافل نہیں ہوئے اور نہ بیع وتجارت نے ان کو اللہ

کی یاد اور جماعتوں کی حاضری سے غافل کیا۔ شام کو گھر لوٹے اور ذکر و تلاوت میں مشغول ہوگئے۔ مساجد کا حال اس وقت یہ ہو جاتا تھا کہ اگر تم جاؤ تو ذکر کی بھنبھناہٹ کے سوا کوئی آواز نہ سن پاؤ۔

آفتاب غروب ہوا۔ مؤذن نے اذان دی اور میں نے دیکھا کہ سیّد الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوہارے اور کچھ پانی سے افطار فرمایا اور پھر اس پر اتنا شکر کہ انواع واقسام کی افطاریوں پر بھی لوگوں کو یہ مقام شکر نصیب نہیں ہوسکتا۔ سنئے حضور ﷺ فرمار ہے ہیں:

”تشنگی دور ہوئی۔ رگیں تر ہوئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر واجب ہوگیا۔“

آپ ﷺ کے اصحاب نے بھی اسی طرح چند کھجوروں اور پانی کے چند گھونٹوں سے روزہ کھولا اور اللہ کی حمد کی۔ پھر نماز پڑھی اور جو کچھ اللہ نے عنایت فرمایا۔ صرف بقدر ضرورت کھالیا۔ نہ اس میں اسراف ہوتا تھا اور نہ ناک تک پیٹ بھرتا تھا۔

مہینہ بھر ان کا یہی معمول رہتا تھا۔ نہ اس میں کوئی فرق آتا اور نہ وہ اس سے اکتاتے اور برداشتہ خاطر ہوتے۔ بلکہ ہر دن نشاط کی ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی اور عبادت ونیکی کی حرص بڑھتی تھی۔ گویا روزوں سے ان کی روح کو غذا ملتی تھی۔ اور مہینے کے آخر میں ان کی قوت اور نشاط پہلے سے بھی بڑھا ہوا نظر آتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ بھی ایک مسلسل نشاط اور ذوق عمل سے مخمور رہتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آخری عشرہ آتا تو بالکل ہی کمر کس لیتے تھے۔ رات عبادت میں گزارتے اور اہل خانہ کو بھی جگاتے اور پھر اعتکاف فرمالیتے تھے۔

میں جب اس دور سعادت کے روزہ داروں کا بعد کے روزہ داروں سے مقابلہ کرتا ہوں تو صورت وشکل میں تو کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ بلکہ بعض بعد والے زیادہ نفل پڑھتے اور زیادہ وقت تلاوت کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر خشوع واخلاص اور ایمان واحتساب کی کیفیات میں کھلا فرق محسوس کرتا ہوں۔ اگر سابقین کی ایک رکعت کا وزن کیا جائے تو بعد والوں کی بہت سی رکعتوں پر بھاری نکلے گی کہ وہ اپنے ایمان واحتساب میں بھاری تھے۔

اور دوسرا فرق جو میں بتلاسکتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ان پر روزہ اپنے گہرے اخلاقی اور نفسیاتی اثرات چھوڑ کر جاتا تھا۔ یوں کہئے کہ ان کی طبیعتوں پر روزہ کی ایک نہ مٹنے والی چھاپ پڑ جاتی تھی اور اگلے سال جب میں پھر لوٹ کر آتا تو ان میں وہی عفت‘ وہی تقویٰ‘ وہی صدق وامانت‘ وہی رقت‘ وہی کریم النفسی‘ وہی حرص طاعت‘ وہی لذات نفس سے نفرت‘ وہی آخرت کی فکر اور وہی دنیا سے بے رغبتی پاتا۔ الغرض ہر دوسری مرتبہ وہ مجھے پہلے سے زیادہ پاک باطن اور صاف دل ملتے تھے۔

قصہ مختصر! جب میرا وقت ختم ہوگیا اور روانگی کا دن آیا تو انہوں نے مجھے ایک بہت ہی پیارے دوست کی طرح رخصت کیا۔ آنسو کسی طرح تھمتے نہ تھے اور آہیں قرار پاتی نہ تھیں۔ لبوں پر یہ دعا تھی کہ خدایا! یہ ملاقات آخری نہ ہو۔ یہ دن اس کے بعد بھی بار بار آئیں۔ یہ ہے خیر القرون میں میرے استقبال کی ایک ہلکی سی تصویر۔

آداب رمضان المبارک!

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ماہ رمضان کی فضیلت

ارشاد خداوندی ہے: ’’ماہ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا۔ جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے۔ منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی بھی ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو۔ اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے۔ اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو۔ تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کر کے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (احکام وقوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں۔ اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کے) شمار کی تکمیل کر لیا کرو (تاکہ ثواب میں کمی نہ رہے)۔ لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بندگی (وثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلا دیا (جس سے تم برکات و ثمرات رمضان سے محروم نہ رہو گے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمت آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔‘‘ (البقرہ:۱۸۵)

احادیث مبارکہ

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے) کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین پابند سلاسل کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

☆...... ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں۔ اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا۔ وہ محروم ہی رہا۔ (احمد، نسائی، مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ سال کے سرے سے اگلے سال تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں: اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی

آنکھیں۔(رواہ البیہقی فی شعب الایمان کما فی مشکوٰۃ و رواہ الطبرانی فی الکبیر و الاوسط کما فی المجمع الزوائد ص ۱۴۲ ج ۳)

☆...... حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ: یہ رمضان آچکا ہے۔اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین کو طوق پہنادیئے جاتے ہیں۔ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو۔جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط و فیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی و هو ضعیف کما فی مجمع الزوائد ص۱۴۳ ج۳)

روزے کی فضیلت

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا۔اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔(بخاری ومسلم)

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حدوحساب) بدلہ دوں گا (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے۔روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں۔ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔اور روزے دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے۔(بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں۔یعنی قیامت کے دن کریں گے۔روزہ کہتا ہے: اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا۔لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے۔اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا)۔لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے۔چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔(بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

رویت ہلال

☆...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے۔اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے) پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے۔اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹/شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کر کے روزہ رکھتے تھے۔(ابوداؤد، مشکوٰۃ)

☆ ...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

☆ ...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھایا کرو۔ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

☆ ...... حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا۔ اور ہمیں صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے)۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا

☆ ...... حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

☆ ...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین غالب رہے گا۔ جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے

☆ ...... سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے۔ کیونکہ وہ برکت ہے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے۔ کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' مشکوٰۃ)

☆ ...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے۔ اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے افطار فرماتے تھے۔ اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

افطار کی دعا

☆ ...... ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: ''ذھب الظمأ و ابتلت العروق و ثبت الاجر انشاء اللّٰہ '' ﴿پیاس جاتی رہی' انتڑیاں تر ہوگئیں اور اجر انشاءاللہ ثابت ہوگیا۔﴾

☆ ...... حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اللّٰھم لك صمت و علی رزقك افطرت '' ﴿اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا' اور تیرے رزق سے افطار کیا۔ (ابوداؤد مرسلاً مشکوٰۃ)﴾

☆ ...... حضرت عمر بن خطابؓ سے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ: رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر

کرنے والا بخشا جاتا ہے۔اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔(رواہ الطبرانی فی اوسط' و فیہ هلال بن عبدالرحمن و هو ضعیف کما فی المجمع ص ۱۴۳ ج۳)

☆...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رمضان کے ہر دن' رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں۔اور ہر مسلمان کی دن' رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔(رواہ البزار و فیہ ابان بن عیاش و هو ضعیف الزاوئد ص:۱۳۴ ج۳)

☆...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کی دعا رد نہیں ہوتی: (۱) روزے دار کی۔ یہاں تک کہ افطار کرے۔(۲) حاکم عادل کی اور (۳) مظلوم کی۔اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا۔خواہ کچھ مدت کے بعد کروں۔(احمد' ترمذی' ابن حبان' مشکوٰۃ' ترغیب)

ایک جامع دعا

”اللّٰھم انی اسئلك برحمتك التی وسعت کل شئ ان تغفرلی“ (بیہقی' ترغیب) ﴿اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے' کہ میری بخشش فرمادیجئے۔﴾

رمضان کا آخری عشرہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت ومحنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی۔(صحیح مسلم' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت ﷺ لنگی مضبوط باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے۔(بخاری)

لیلۃ القدر

☆...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے۔اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔جو شخص اس رات سے محروم رہا۔وہ ہر خیر سے محروم رہا۔اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا سوائے بدقسمت اور حرمان نصیب کے۔“(ابن ماجه)

☆...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“(صحیح بخاری' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہا ہو (اس میں تلاوت' تسبیح وتہلیل اور نوافل سب شامل ہیں۔الغرض کسی طرح سے ذکر وعبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔(بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دعا

☆...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ فرمایئے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں؟۔ فرمایا: یہ دعا پڑھا کر:’’اللّٰھم انك عفو تحب العفو فاعف عني ‘‘(احمد‘ ترمذی‘ ابن ماجہ‘ مشکوٰۃ) ﴿اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں‘ معافی کو پسند فرماتے ہیں‘ پس مجھ کو بھی معاف کردیجئے۔﴾

بغیر کسی عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے۔ وہ اس کے تلافی نہیں کرسکتا۔ (یعنی دوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہوجائے گا۔ مگر رمضان المبارک کی برکت وفضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)۔ (احمد‘ ترمذی‘ ابوداؤد‘ ابن ماجہ‘ دارمی‘ بخاری فی ترجمہ باب مشکوٰۃ)

رمضان کے چار عمل

☆...... حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرتﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو۔ دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو راضی کروگے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتے۔ پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کروگے یہ ہیں: لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا۔ اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے نیاز نہیں یہ ہیں کہ: تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو‘ اور جہنم سے پناہ مانگو۔ (ابن خزیمہ‘ ترغیب)

تراویح

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے ایمان کے جذبہ اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا۔ اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا۔ ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے۔ اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے۔ اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔‘‘ (بخاری ومسلم‘ مشکوٰۃ) ایک اور روایت میں ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ (نسائی‘ ترغیب)

اعتکاف

حضرت حسینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: ’’جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا۔ اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا۔‘‘ (بیہقی‘ ترغیب)

☆...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: ’’جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا

جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنادیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق ومغرب سے زیادہ ہوگا۔'' (طبرانی' اوسط' بیہقی' حاکم' ترغیب)

روزہ افطار کرانا

☆ ...... حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی غازی کو سامان جہاد دیا۔ اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ (بیہقی' شعب الایمان' بغوی' شرح السنۃ' مشکوٰۃ)

رمضان میں قرآن کریم کا دور اور جودوسخا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جودوسخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے اور رمضان المبارک میں جبکہ جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آتے تھے۔ آپ ﷺ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ کے پاس آتے تھے۔ پس آپ ﷺ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ فیاضی وسخاوت اور نفع رسانی میں باد رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح بخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز

☆ ...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بے ہودہ باتیں (مثلاً غیبت' بہتان' تہمت' گالم گلوچ' لعن طعن' غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ (بخاری' مشکوٰۃ)

☆ ...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کتنے ہی روزے دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی' بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے) اور کتنے ہی (رات کے تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔ (دارمی' مشکوٰۃ)

☆ ...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: روزہ ڈھال ہے (کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا) پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے۔ نہ شور مچائے۔ پس اگر کوئی شخص اس سے گالم گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو (دل میں کہے یا زبان سے اس کو) کہہ دے کہ: میں روزے سے ہوں۔ (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے)۔ (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

☆ ...... حضرت ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔ (نسائی' ابن خزیمہ' بیہقی' ترغیب) اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے؟۔ فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔ (طبرانی الاوسط' عن ابی ہریرہؓ، ترغیب)

☆ ...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کا روزہ

رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا۔ تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ (صحیح ابن حبان' بیہقی' ترغیب)

دوعورتوں کا قصہ

حضرت عبیدؓ رسول اللہﷺ کے آزاد شدہ غلام کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہﷺ سے عرض کیا کہ: یہاں دوعورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ آپﷺ نے سکوت اوراعراض فرمایا۔ اس نے دوبارہ عرض کیا (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ: یارسول اللہ! بخدا! وہ تو مرچکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور ایک سے فرمایا کہ: اس میں قے کرے۔ اس نے خون' پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی جس سے آدھا پیالہ بھر گیا۔ پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا۔ اس کی قے میں بھی خون' پیپ اور گوشت نکلا۔ جس سے پیالہ بھر گیا۔ آپﷺ نے فرمایا کہ: انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیزوں سے خراب کرلیا کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کرلوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)۔ (مسند احمد ص:۴۳۰ ج۵' مجمع الزوائد ص:۱۷۱ ج۳)

روزے کے درجات

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں: روزے کے تین درجات ہیں: (۱)......عام (۲)......خاص (۳)......خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرم گاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے۔ جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان' آنکھ' زبان' ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے۔ یہ صالحین کا روزہ ہے اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے:

اوّل......آنکھ کی حفاظت کہ آنکھ کو ہر مذموم ومکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرتﷺ کا ارشاد ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کردیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (رواہ الحاکم ص ۳۱۴ ج ٤ و صححه من حديث حذيفةؓ و تعقبه الذهبى فقال واسحاق واه عبدالرحمن هوالواسطى ضعفوه، ورواه الطبرانى من حديث عبدالله بن مسعودؓ ، قال الهيثمى' وفيه عبدالله بن اسحاق الواسطى وهو ضعيف' مجمع الزوائد ص٦٣' ج٣)

دوم......زبان کی حفاظت کہ بے ہودہ گوئی' جھوٹ' غیبت' چغلی' جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے۔ اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر وتلاوت میں مشغول رکھے۔ یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مجاہدؒ کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور آنحضرتﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے۔ پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بے ہودہ بات کرے۔ نہ جہالت کا کوئی کام

کرے اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ: میرا روزہ ہے۔(صحاح)

سوم...... کان کی حفاظت کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے۔ کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے۔اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم...... بقیہ اعضاء کی حفاظت کہ ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے۔ کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم...... افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آ جائے۔ آنحضرتﷺ کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں جس کو آدمی بھرے۔(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحکم من حدیث مقداد بن معدیکربؓ) اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کر لی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟۔

ششم...... افطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟۔ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا اور دوسری صورت میں مطرود و مردود ہوا۔ یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے۔

اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو۔ اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے۔ البتہ جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو۔ وہ تو دنیا ہی نہیں۔ بلکہ توشہ آخرت ہے۔ بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہو جائے۔ یہ بھی ایک درجہ کی خطا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں۔ یہ انبیاء' صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔

(احیاء العلوم ص۱۶۸'۱۶۹ ج۲ ملخصاً)

قبول اسلام

اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر جلیل ٹاؤن کے ایک قادیانی خاندان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر پیر طریقت مولانا محمد اشرف مجددی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرنے والوں میں محمد عامر، ان کی اہلیہ اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ محمد عامر نے جامع مسجد زینب جلیل ٹاؤن میں منعقدہ تقریب میں کہا کہ وہ خاندانی طور پر قادیانی تھے۔ انہیں آغاز سے ہی قادیانیت سے نفرت تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے قبول اسلام کی توفیق اب بخشی ہے۔ انہوں نے قادیانیت کو جھوٹ، فریب اور دجل کا مذہب قرار دیتے ہوئے کہا کہ جس مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ ہو اس میں کوئی بھی حق پرست رہنا برداشت نہیں کر سکتا۔ اس موقع پر مولانا پیر محمد اشرف مجددی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا حافظ محمد ثاقب، پروفیسر طارق محمود کھوکھر، مولانا محمد رضوان اور دیگر نے خطاب کیا۔

مصارف و مسائل زکوۃ!

مفتی عبدالقیوم دینپوری

☆ ...... مسلمان فقیر مسکین جو کہ ہاشمی نہ ہو۔ اس کے پاس گزر اوقات کے لئے ضروریات زندگی' روٹی' مکان اور کپڑے کا انتظام تو ہو' لیکن ضرورت کی حد تک نہ ہو اور اس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے بقدر سونا' نقد رقم' مال تجارت اور ضرورت سے زائد سامان نہ ہو۔

☆ ...... قرض دار آدمی جس کے پاس قرض ادا کرنے کی کوئی سبیل نہیں ہے۔

☆ ...... وہ نادار نومسلم جن کی دلجوئی کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔

☆ ...... وہ مسافر جس کے پاس ضرورت پوری کرنے کی رقم نہیں اور نہ ہی ضرورت پوری کرنے کے لئے اپنے وطن سے رقم منگوانے کی کوئی صورت ہو۔

☆ ...... غلام آزاد کرنے میں۔

☆ ...... وہ مجاہد جو اپنے فقر و ناداری کی بنا پر جہاد سے رک گیا ہو یا وہ حاجی جس کے اخراجات ختم ہو جانے یا ضائع ہو جانے کی بنا پر حج کر کے واپس نہ آ سکتا ہو یا حج کے راستے ہی میں رک گیا ہو۔

☆ ...... زکوۃ کے یہ مصارف ہیں۔ اس کے علاوہ کسی اور جگہ زکوۃ کی رقم لگانا درست نہیں۔

☆ ...... کسی غیر مسلم کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔

☆ ...... لہٰذا جن مدارس عربیہ یا جن اداروں' انجمنوں اور ٹرسٹوں کے پاس مذکورہ بالا مصارف میں زکوۃ' فطرہ و دیگر صدقات واجب خرچ کرنے کا انتظام اور اہتمام ہے۔ ان مدارس عربیہ یا اداروں اور انجمنوں میں زکوۃ کا جمع کرنا جائز ہوگا۔

☆ ...... جن مدارس' اداروں' انجمنوں اور ٹرسٹوں کے پاس مذکورہ بالا مصارف میں زکوۃ ادا کرنے اور خرچ کرنے کا انتظام اور اہتمام نہیں ہے۔ ان مدارس' اداروں اور انجمنوں میں زکوۃ' صدقہ فطر اور اسی طرح دوسرے صدقات واجبہ کا دینا جائز نہیں۔ اگر کسی نے ایسے اداروں میں زکوۃ دی تو اس کی زکوۃ ادا نہ ہوگی۔

☆ ...... زکوۃ مستحق اور نادار اشخاص و افراد کو اس کا مالک بنا دینے سے ادا ہوتی ہے۔

☆ ...... اس لئے اسکول' کالج' ہسپتال' مساجد' پل' سڑک کی تعمیر اور ان رفاہی کاموں میں جہاں پر شخصی تملیک نہیں ہوتی زکوۃ دینا جائز نہیں۔ ایسی جگہ زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہ ہوگی۔

☆ ...... زکوۃ کی رقم سے مساجد کے ائمہ' ملازمین' مدارس کے اساتذہ و ملازمین' ہسپتالوں کے ڈاکٹر اور دیگر عملہ کی تنخواہ دینا بھی جائز نہیں۔

☆ ...... مستحق مریضوں کو دوائیں' ڈاکٹر کی فیس وغیرہ کے لئے انہیں زکوۃ کی رقم بھی دی جاسکتی ہے اور زکوۃ کی مد میں دوائیاں بھی۔

☆...... زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کی رقم یا اشیاء اپنے اصول یعنی ماں‘ باپ‘ دادا‘ دادی‘ نانا‘ نانی اور اس سے اوپر والوں کو نہیں دے سکتا۔ اسی طرح اپنے فروع یعنی اولاد‘ اولاد کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ ان لوگوں کی کفالت۔ جبکہ وہ نادار ہوں۔ زکوٰۃ دینے والے پر واجب ہے اور جس کی کفالت واجب ہو۔ اس کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

☆...... اپنے اصول وفروع کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ مثلاً: چچا اور ان کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو۔ بھائی اور بھائی کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو۔ بہن اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو۔ خالہ اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو۔ پھوپھی اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو۔ ماموں اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو۔ غرض دیگر سب رشتہ داروں کو جبکہ وہ مستحق ہوں۔ زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ بلکہ رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے میں اس لحاظ سے زیادہ ثواب ہے۔ کیونکہ اس میں صلہ رحمی پائی جاتی ہے۔

☆...... دین اور دینی علوم پڑھنے اور پڑھانے والے مستحق لوگوں کو زکوٰۃ ودیگر صدقات دینے کا سب سے زیادہ ثواب ہے۔ ایک تو مستحق ونادار ہونے کی بناء پر۔ دوسرے دین کی خدمت اور تبلیغ واشاعت کی بناء پر اور تیسرے تعلیم وتعلم میں مشغول افراد پر خرچ کرنے سے صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا ہے۔

☆...... زکوٰۃ کی رقم ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل کرنا بلاکراہت جائز ہے۔ جبکہ دوسرے صوبہ یا دوسرے ملک کے مستحق افراد زیادہ ضرورت مند اور زیادہ محتاج ہوں۔ اس لئے بعض لوگ جو علی الاطلاق دوسرے صوبہ یا دوسرے ملک میں زکوٰۃ کی منتقلی کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد کی تفصیلی رپورٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۷؍مئی بروز جمعرات بعد نماز عشاء الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مبلغ فیصل آباد مولانا عبدالرشید سیال، مولانا سید خبیب احمد شاہ، مولانا سید محمد حنظلہ شاہ اور جناب بھائی محمد عثمان نے مساجد کے آئمہ اور مدارس کے مہتمم حضرات سے ملاقاتیں کیں اور دعوت نامے تقسیم کئے۔ فیصل آباد شہر کے علاوہ تمام دیہاتوں اور قصبوں کا دورہ کیا اور بیانات بھی کئے۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا عطاء الرحمٰن خطیب جامع مسجد توحیدیہ نے سرانجام دیئے۔ نعت شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی نے پیش کی۔ مقررین میں مولانا مفتی سید خبیب احمد شاہ، مولانا عبدالرشید سیال مبلغ فیصل آباد، مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا اللہ وسایا، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا الیاس چنیوٹی، ایم پی اے چنیوٹ، جناب شاہد رزاق، صاحبزادہ مولانا مفتی محمد ضیاء مدنی، مولانا عبدالخالق رحمانی، مولانا محمد الیاس گھمن شامل تھے۔ جبکہ دعاء حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی نقشبندی نے کرائی۔

بکھرے موتی!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مفلس کون

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔جانتے ہو مفلس کسے کہتے ہیں؟۔ عرض کیا جس کے پاس درہم، دینار اور سامان وغیرہ کچھ نہ ہو۔فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن اپنی نماز، زکوٰۃ اور روزے لے کر آئے گا اور ساتھ ساتھ کسی کو گالی دی ہوگی۔کسی پر بہتان لگایا ہوگا۔کسی کا مال کھایا ہوگا۔کسی کا خون بہایا ہوگا۔کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔تو اس کی نیکیاں مذکورہ لوگوں میں تقسیم کردی جائیں گی۔اگر حق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان لوگوں کے گناہ اس کے سر پر ڈال کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (تنبیہ الغافلین مترجم ص ۴۰۹)

دعا قبول نہ ہونے کے اسباب

حضرت صالح ابن بیارؒ اللہ رب العزت کا یہ ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ تم لوگ مجھے پکارتے ہو۔مگر تمہارے دل متوجہ نہیں ہوتے۔ یہ انتہائی غلط طریقہ ہے۔کسی دانا سے پوچھا گیا کہ ہم دعا مانگتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔ارشاد فرمایا کہ تم میں سات باتیں ایسی ہیں جو تمہاری دعا کو آسمان تک نہیں جانے دیتیں۔سوال کیا گیا کہ وہ چیزیں کیا ہیں۔فرمایا:

پہلی......تو یہ ہے کہ تم نے اپنے رب کو ناراض کر رکھا ہے اور اس کو راضی کرنے کا خیال تک نہیں۔یعنی ایسے اعمال کرتے ہو جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور تم ان سے باز نہیں آتے اور نہ نادم ہوتے ہو۔دوسری......بات یہ ہے کہ منہ سے کہتے رہتے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور بندوں والے اعمال نہیں کرتے۔جبکہ بندہ اور غلام اپنے آقا کے حکم پر چلتا ہے۔کبھی اس کی نافرمانی نہیں کرتا۔تیسری......بات یہ ہے کہ تم لوگ قرآن پاک کی تلاوت تو کرتے ہو مگر اس کے حروف میں دھیان نہیں کرتے۔یعنی غور وفکر اور عظمت کے ساتھ تلاوت نہیں کرتے اور اس میں جو اللہ پاک کے حکم ہوتے ہیں ان کی تعمیل نہیں کرتے۔چوتھی......بات یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو حضور ﷺ کا امتی کہلاتے ہو مگر آپ کی سنت پر عمل نہیں کرتے۔حرام اور مشتبہ مال کھاتے ہو اور باز نہیں آتے۔پانچویں......بات یہ کہ زبان سے کہتے ہو کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں اور خود اس پر گرتے پڑتے ہو۔چھٹی......یہ کہ منہ سے کہتے پھرتے ہو کہ دنیا فانی ہے اور کام ایسے کرتے ہو کہ گویا تم نے ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔ساتویں......بات یہ کہ زبان سے کہتے ہو کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے۔مگر اس کے لئے محنت کرنے کے بجائے دنیا کے لئے محنت کرتے ہو۔

(تنبیہ الغافلین ص ۴۳۷،۴۳۸)

میر کارواں کی رحلت!

قسط نمبر:۳

مولانا اللہ وسایا

۵......حیدر آباد میں ختم نبوت مرکز کی تعمیر

ہر چند کہ اگست ۱۹۸۱ء کے فیصلہ کے مطابق جو ختم نبوت کے مراکز و دفاتر حضرت قبلہؒ کے حکم یا عہد امارت میں تعمیر ہوئے ان کا ذکر چل رہا تھا۔ اب ذیل میں چند اور مراکز کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ان کا اگست ۱۹۸۱ء کی میٹنگ سے تو تعلق نہیں۔ لیکن حضرت قبلہؒ کے عہد امارت میں ان کی تعمیر ہوئی۔ اس لئے ان کا تذکرہ بھی اہمیت کا حامل ہے۔ ان مراکز میں سے ایک حیدر آباد دفتر کی تعمیر ہے۔ جو آٹو بھان روڈ، لطیف آباد میں مجلس کا ملکیتی دو منزلہ دفتر ہے۔ اس کے پلاٹ کی خریداری اور تعمیر و توسیع سب کچھ حضرت قبلہؒ کے عہد امارت میں ہوا۔

۶......کوٹری ضلع حیدر آباد میں مرکز کی تعمیر

کوٹری سندھ میں گوہر شاہی ملعون کا مرکز تھا۔ اس کے توڑ کے لئے وہاں مسجد و مدرسہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قائم کئے۔ وہ دونوں مراکز تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں جو حضرت قبلہؒ کے عہد امارت کی خوبصورت یادیں ہیں۔

۷......کنری میں ختم نبوت مسجد و مدرسہ کا قیام

کنری میں ختم نبوت کی مساجد و مراکز حضرت محمد علی جالندھریؒ کے عہد امارت کی یادیں ان کی توسیع حضرت شیخ بنوریؒ کے عہد امارت میں ہوئی۔ تکمیل حضرت قبلہؒ کے عہد امارت میں ہوئی۔

۸......ٹالہی میں ختم نبوت مسجد و مدرسہ کا قیام

ٹالہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں پر قادیانیوں کی جاگیریں ہیں۔ وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پلاٹ خرید کر مسجد و مدرسہ کی تعمیر کی سعادت حاصل کی۔ یہ حضرت قبلہؒ کے عہد امارت میں ہوا۔

۹......ختم نبوت مسجد و دفتر گمبٹ کی تعمیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسجد و مدرسہ گمبٹ ضلع خیر پور میں قائم ہوئے۔ گمبٹ کی مجلس نے اس کے لئے جان توڑ محنت کی۔ عالمی مجلس مرکزیہ نے بھی خطیر رقم سے اس کی تکمیل میں ہاتھ بٹایا۔ یہ بھی حضرت قبلہؒ کے عہد امارت میں ہوا۔

۱۰......دفتر ختم نبوت رحیم یار خان کی تعمیر

سرکلر روڈ پر دو منزلہ دفتر ختم نبوت رحیم یار خان کی تعمیر کے محرک مولانا قاری حماد اللہ شفیقؒ بنے اور اس کے لئے جان توڑ جدوجہد مولانا حافظ احمد بخش مرحوم کے حصہ میں آئی۔ حضرت قبلہؒ نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ تعمیر مکمل ہونے پر افتتاح فرمایا۔

۱۱......دفتر ختم نبوت کوئٹہ کی خریداری

کوئٹہ میں قدیم سے لیاقت بازار میں ختم نبوت کا دفتر کرایہ کے ایک چوبارہ پر واقع تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے امیر حضرت مولانا منیر الدینؒ مقرر ہوئے۔ تب کرایہ کے دفتر کے مالکان نے دفتر کی عمارت خالی کرنے کا مطالبہ کیا۔ مولانا منیر الدین صاحبؒ نے فرمایا کہ فوراً خالی کردیں۔ مالک کے تقاضہ کے بعد اپنے تصرف میں رکھنا جائز نہیں۔ اب نئے دفتر کی تلاش کا کام شروع ہوا۔ آرٹ سکول روڈ پر ملکیتی دفتر مل گیا۔ یہ بھی ہمارے حضرت قبلہؒ کے عہد امارت میں ہوا۔ اب کوئٹہ، کراچی، لاہور، اسلام آباد میں مجلس کے ملکیتی دفاتر موجود ہیں۔ صرف پشاور میں موجود نہیں۔ اللہ رب العزت کرم فرمادیں تو ان کے خزانہ میں کیا کمی ہے۔ یہ سب کچھ بہاریں، مراکز، مدارس، مساجد کی رونقوں میں ہمارے حضرت قبلہؒ کی سحر گاہی کی دعاؤں کا صرف حصہ نہیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ثمرات مبارک ہیں۔

۲رمئی ۱۹۸۲ء کو ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کا اجراء

قارئین! حضرت شیخ بنوریؒ کے بعد پہلی بار حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو مجلس کے مرکزی امیر بنے۔ دوسری بار ۱۹۸۱ء میں تین سال کے بعد دوبارہ امیر منتخب ہوئے۔ دوبارہ منتخب ہونے کے بعد مجلس شوریٰ کا یہ دوسرا اجلاس تھا۔ جو ۲۵ رمئی ۱۹۸۲ء میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں یہ خوشخبری وکامیابی سننے کو ملی کہ مجلس اپنے یوم تاسیس سے ختم نبوت کے نام پر ڈیکلریشن حاصل کرنے کے لئے ساعی رہی۔ قادیانی عفریت نے حکومتی دوائر میں ایسا پھن پھیلا رکھا تھا کہ حکومت نے اجازت نہ دی۔ اب ضیاء الحق کے زمانہ میں کراچی سے ہفت روزہ ختم نبوت کے ڈیکلریشن کی درخواست دی۔ خیر سے وہ بھی مسترد ہوگئی۔ ان دنوں راجہ ظفر الحق صاحب وفاقی مذہبی امور کے وزیر تھے۔ انہوں نے مداخلت کی تو ڈیکلریشن مل گیا۔ ۲۹ رمئی ۱۹۸۲ء کو اس کا پہلا پرچہ جاری ہوا۔ اس میں حضرت قبلہؒ کا پیغام تہنیت آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اس پرچہ کا اجراء آپ کے عہد مبارک میں ہوا۔ جب تک یہ پرچہ جاری رہے گا۔ حضرت قبلہؒ کی یادوں کی خوشبو چہار سو پھیلتی رہے گی۔ اشاعت اوّل میں دیگر حضرات کے علاوہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کا پیغام بھی شائع ہوا۔

قارئین! ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر (ربوہ) اسٹیشن پر قادیانی درندوں نے مسلمان طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے ردعمل میں تحریک چلی جو قادیانیوں کے غیر مسلم قرار دیئے جانے پر منتج ہوئی۔ اس حوالہ سے ہفت روزہ ختم نبوت کے اجراء کے لئے ۲۹ رمئی کی تاریخ طے کی گئی۔ اسی موقعہ پر چناب نگر جمعہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں امام اہل سنت مولانا قاضی مظہر حسینؒ کو دعوت دی گئی کہ وہ جمعہ پڑھا کر ہفت روزہ ختم نبوت کا ربوہ میں افتتاح فرمائیں۔ یہ اس لئے کیا گیا کہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ کے والد گرامی قاضی کرم الدینؒ مرزا قادیانی کے خلاف عدالتوں میں برسرپیکار رہے۔ اس کی یاد اور اس نسبت کی برکت کے حصول کے لئے قبلہ قاضی مظہر حسینؒ کو دعوت دی گئی کہ وہ ہفت روزہ ختم نبوت کا چناب نگر سے افتتاح کریں۔ ختم نبوت کے نام پر پرچہ کا ڈیکلریشن حضرت مولانا جالندھریؒ کے عہد امارت سے اس پر باقاعدہ محنت شروع ہوئی۔ قدرت نے یہ سعادت حضرت قبلہؒ کے عہد امارت کے مقدر میں لکھی تھی کہ ختم نبوت کے نام پر پرچہ کا ڈیکلریشن آپ کے عہد میں ملا۔

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا آغاز

۲۵؍مئی ۱۹۸۲ء کے شوریٰ کے اجلاس میں حضرت قبلہؒ کی زیرصدارت فیصلہ ہوا کہ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں چناب نگر میں ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے استقبالیہ کا سرپرست مولانا تاج محمودؒ، استقبالیہ کا صدر مولانا محمد اشرف ہمدانی، استقبالیہ کمیٹی میں لاہور سے حاجی بلند اختر، گوجرانوالہ سے چوہدری غلام نبی، ملتان سے مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور چناب نگر سے فقیر راقم کو شامل کیا گیا۔ کانفرنس ہوئی، دھوم دھام سے ہوئی۔

۲۰۰۷ء میں حضرت قبلہؒ کے صاحبزادہ صاحبان نے حضرت قبلہؒ کے اسفار پر پابندی لگا رکھی تھی۔ فقیر حاضر ہوا۔ اشتہار پیش کیا۔ دعاء کے لئے درخواست کی تو حضرت قبلہؒ نے ازخود فرمایا کہ اس کانفرنس کے لئے میں سفر کروں گا۔ ۲۰۰۸ء میں بھی تیار تھے۔ اچانک سفر کے روز زیادہ نقاہت ہوگئی کہ مجبوراً تشریف نہ لاسکے۔ گذشتہ سال ۲۰۰۹ء میں تو بالکل سفر کے قابل نہ تھے لیکن سفر کیا۔ دن بھر شریک رہے اور رات کے اجلاس کی صدارت بھی فرمائی۔ بہت کمزوری تھی۔ جب دعاء کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کمزوری کے باعث ہاتھ مبارک کانپ رہے تھے۔ اس کیفیت پر اجتماع پر جو اثر ہوا۔ اس کا تو قارئین اندازہ فرماسکتے ہیں۔ اب آپ کے وصال کے بعد ۹؍مئی ۲۰۱۰ء کی ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد میں حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب کے چناب نگر کانفرنس کے موقعہ پر کانپتے ہاتھوں سے دعاء کا مولانا فضل الرحیم اشرفی نے ذکر کیا تو اجتماع پر غم کی چادر تن گئی۔

قارئین! اب کیا عرض کیا جائے کہ صرف یادیں رہ گئیں۔ ان مناظر کے دیکھنے کو زندگی بھر آنکھیں ترستی ہی رہیں گی۔ آپ کے بعد اب زندگی گذرے گی تو سہی۔ لیکن بے کیف، وہ بہاریں، وہ رونقیں، انہیں ڈھونڈو چراغ رخ زیبا لے کر۔ فقیر راقم کی طرح بہت سارے احباب کو یاد ہوگا۔ ۲۰۱۰ء کا اجلاس جمعہ شروع ہوا۔ آپ کو جمعہ پڑھ کر ویل چیئر پر اجتماع کے قریب سے گاڑی پر سوار کرانے کے لئے گذارا گیا۔ تو جس کی نظر پڑی، پھٹی آنکھوں، دل گرفتہ حالت کا وہ منظر آنکھوں کے سامنے اب لایا جائے تو اک ہوک سی اٹھتی ہے۔ اب اسی ہوک وکوک سے ہی واسطہ رہے گا۔ (چلئے آگے چلتے ہیں ورنہ تو اپنی حالت یہ ہے کہ دل کا جانا ٹھہر گیا۔ صبح گیا کہ شام گیا)

جنرل ضیاء الحق کا قانون کو منسوخ کرنا

۲۵؍مئی ۱۹۸۱ء کے اجلاس شوریٰ میں ایک مسئلہ یہ بھی زیر بحث آیا کہ: ”جنرل محمد ضیاء الحق صدر مملکت نے آرڈیننس نمبر۲۷، مجریہ ۸؍جولائی ۱۹۸۱ء کو ۳۳۴ قوانین منسوخ کئے۔ جو پی۔ ایل۔ ڈی جنوری ۱۹۸۲ء میں گورنمنٹ نے شائع کئے۔ اس سیریل ۲۷۲ پر ترمیم نمبر۲ ص ۱۹۷۴ء جس کے ذریعہ آئین پاکستان میں قادیانیوں کو غیرمسلم قرار دیا گیا تھا۔ منسوخ تھی۔ نیز سیریل نمبر ۳۱۲ پر ترمیمی آرڈیننس (۷) مجریہ ۱۹۷۹ء بھی منسوخ تھا۔ جس کی بناء پر قادیانی ہر دو گروپ صرف غیرمسلم اقلیتوں کی نشست پر ہی انتخاب میں حصہ لے سکتے تھے اور ان کے ووٹر بھی صرف قادیانی ہی ہوسکتے تھے۔

پی۔ ایل۔ ڈی جنوری ۱۹۸۲ء شائع ہونے کے بعد ملک میں ان ہر دو قوانین کی منسوخی پر ہیجان پیدا ہوا۔

مجلس نے اس آواز کو اٹھایا۔ پریس کانفرنسیں ہوئیں۔ وفاقی مجلس شوریٰ میں بھی صدائے بازگشت پہنچی۔ صدر مملکت نے آرڈیننس ۱۹۸۲ء کے ذریعہ نمبر۲۷۲ پر منسوخ ہونے والی ترمیم نمبر۲،۷۴ کو بحال کردیا۔ لیکن آرڈیننس میں نمبر۳۱۲ پر منسوخ ہونے والی عبوری آئین کی دفعہ جس کے درپے قادیانی غیرمسلم نشستوں پر قادیانی غیرمسلم ووٹر کے پابند تھے اس کی بحالی کا ذکر تک نہیں۔ مجلس شوریٰ، مجلس ختم نبوت نے فیصلہ کیا کہ عبوری آئین کی اس دفعہ کی بحالی کے لئے وفاقی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں آواز اٹھائی جائے۔‘‘ (از رجسٹر نمبر۳ کاروائی مجلس شوریٰ ص۶)

اس کی تلافی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۱۲۵ وکلاء و نامور قانون دانوں کی رائے گرامی پر مشتمل اشتہار نوائے وقت میں شائع کیا۔ مولانا قاری سعید الرحمٰنؒ، مولانا مفتی زین العابدینؒ کے ذریعہ ضیاء الحق صاحب تک اپنی آواز پہنچائی۔ چنانچہ ان کی طرف سے آرڈیننس جاری ہوا جس میں وضاحت تھی کہ ترمیم نمبر۲ مجریہ ۱۹۷۴ء اور سیریل نمبر۳۱۲ ترمیمی آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۹ء علی حالہ دونوں مؤثر ہیں اور قانون میں قادیانیوں کے متعلق جو حیثیت پہلے سے موجود تھی اب مارشلاء دور میں بھی وہ موجود ہے کہ قادیانی کافر ہیں۔ مرزا قادیانی ملعون کے ماننے والے جو دو گروہوں کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں یہ کامیابی بھی حضرت قبلہؒ کے عہد امارت میں ختم نبوت کے محاذ کو نصیب ہوئی۔

(قارئین! فقیر یہ تمام تفصیلات اس لئے عرض کررہا ہے کہ آگے ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت جو حضرت قبلہؒ کی قیادت میں چلی تھی اس کو سمجھنا آسان ہوجائے۔ اس کے لئے ان مبادیات کا ذکر کرنا بہت ضروری تھا۔)

۱۹۸۳ء میں قادیانی جارحیت

۲۷؍اپریل ۱۹۸۳ء کو ملتان دفتر مرکزیہ میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی زیرصدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت مولانا تاج محمودؒ نے اجلاس میں ابتدائی تقریر فرمائی۔ فرمایا کہ جب مرزائی چوتھا خلیفہ مرزا طاہر احمد انتخاب میں کامیاب ہوا تو ہمارا فوراً اس طرف خیال گیا کہ اب مرزائی محاذ پر خیریت نہ رہے گی۔ کیونکہ مرزا ناصر احمد قادیانی خلیفہ ثالث تعلیم یافتہ آدمی تھا اور متانت سے کام لیتا تھا۔ یہ صاحب غنڈہ صفت ہیں۔ اپنی کمزوریاں اور غنڈہ گردی کو چھپانے کے لئے نئے مسائل پیدا کرے گا۔ چنانچہ ہمارا یہ خیال درست نکلا۔ مولانا محمد اسلم قریشی کو سیالکوٹ ایسے شہر سے اغوا کرلیا گیا۔ اندرون ربوہ بھی فضا خراب کرنے کی کوشش کی گئی۔ مولانا عبدالہادی شیخوپورہ کو قادیانیوں نے پیٹا۔ قادیانی جارحانہ اقدامات کررہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت اصل مسئلہ مولانا محمد اسلم قریشی کا نہیں بلکہ قادیانی جارحیت کا ہے۔ آج تک اکابر علماء دیوبند نے ہماری سرپرستی فرمائی ہے۔ مجلس کے اکابر و اصاغر نے بھی علماء دیوبند کی اطاعت اور خدمت کی۔ اب علماء حق میں خود نشست و افتراق ہے۔ جس کے باعث ہماری جماعتی زندگی بھی کمزوری کا شکار ہے۔ اس لئے اب نہایت بیدار مغزی اور جفاکشی کے ساتھ کام کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی تنظیم کو مضبوط بنانے کی طرف پوری توجہ دینی چاہئے۔ حاجی لال حسین صاحب کراچی نے جماعت کی مفصل تاریخ اور کام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے وضاحت کی۔ قادیانی محاذ پر جماعت کی جس قدر خدمات ہیں۔ وہ کسی دوسرے ادارہ کی کسی باطل محاذ پر نہیں اور نہ ہی آج کوئی ادارہ مجلس تحفظ ختم نبوت ایسی تنظیم، مبلغین کی ہمہ وقتی جدوجہد، تردید قادیانیت بذریعہ پمفلٹ و رسائل کی مثال پیش

نہیں کرسکتا اور پھر مجلس ایک خاص طرز عمل سے لاکھوں کا صرف سالانہ پورا کر رہی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے نہایت بیدار مغزی سے کام کی ایسی صورت پیدا فرمائی ہے کہ اب ان حضرات کی سعی بازآور ہو رہی ہیں اور مجلس سے بڑھ کر کوئی ادارہ یکجہتی اور نظم سے کام کر ہی نہیں رہا۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ نے قادیانی جارحیت اور اس کے مقابلہ میں بیدار مغزی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت پر جامع گفتگو فرمائی۔ فیصلہ ہوا کہ قادیانی چونکہ ملک وملت کے وفادار نہیں۔ اس لئے یہ اشتعال انگریزیاں ان کی طرف ملک کے خلاف سازش ہیں۔ انہیں کھل کر بیان کیا جائے۔ رائے عامہ کو قادیانیوں کے متعلق خبردار کیا جائے اور گورنمنٹ سے بذریعہ وفود واجلاس عام مطالبہ کیا جائے کہ قادیانیوں کے خلاف اس وقت اقدام ضروری ہے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے احیاء کی کاروائی کا جائزہ

امت مسلمہ مختلف فرقوں شیعہ، سنی، اہل حدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی میں بٹ کر اصل مقصد سے دور جا چکی ہے۔ ماضی میں ہمارے بزرگوں نے تمام مسلمان فرقوں کو قادیانیوں کے تعاقب کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ تو اس کے نتائج بہت ہی شاندار نکلے۔ سب سے پہلا مجلس عمل کا قیام ۱۹۵۳ء میں ہوا اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مثالی کام ہوا۔ دوبارہ ۱۹۷۴ء میں زیر قیادت حضرت بنوریؒ مجلس عمل قائم ہوئی اور قادیانیوں کو پاکستان کی قانون ساز اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور امت مسلمہ کا دیرینہ مطالبہ تسلیم کرلیا گیا۔ اتحاد امت نے ہمیشہ ہی باطل کے خلاف عظیم کامیابیاں حاصل کیں۔ ۱۹۷۴ء کے بعد قادیانیوں نے کچھ دیر خاموشی کے بعد دوبارہ تنظیم اور اصراف زر سے کام کرنا شروع کر دیا اور بدقسمتی سے مسلمان فرقوں کے رہنماؤں نے باہمی اختلاف کو ہی مقصد حیات قرار دینا شروع کر دیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا بنیادی مقصد ہی تمام مسلمان فرقوں کا اتحاد ہے۔ اس لئے مجلس نے سرتوڑ کوشش کی۔ لیکن وہ موجودہ دور میں ایسے اتحاد کے وجود قائم کرنے میں ناکام رہی اور پھر موجودہ حکومت مارشل لاء میں قادیانیوں کو بے پناہ مراعات سے نوازا۔ قادیانی آئینی طور پر غیر مسلم ہونے کے باوجود برملا کہتے اور لکھتے رہے کہ وہی خالص مسلمان ہیں۔ اہل اسلام کی طرف سے بارہا مطالبہ کے باوجود حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی۔ الٹا قادیانی افسروں کی ترقیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ عبدالسلام سائنسدان اور ڈاکٹر محمود الحسن کی مثال سے واضح ہوتا ہے کہ موجودہ مارشل لاء حکومت قادیانیوں کے خلاف کچھ کرنا نہیں چاہتی۔ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کرلیا گیا۔ مجلس نے ہر جگہ سے مطالبہ کیا کہ مولانا کا سراغ قادیانیوں کو تفتیش میں لینے سے ہی ملے گا۔ لیکن حکومت نے قادیانیوں سے پہلوتہی کی۔ اب قیام مجلس عمل میں دو رکاوٹیں ہیں۔ گورنمنٹ قادیانیت نوازی سے اس مسئلہ کو کمزور کرنے کا باعث ہے۔ مسلمان فرقوں کی باہمی منافقت دن بدن تیز ہو رہی ہے۔ کوئی فرقہ بالخصوص بریلوی حضرات جن کی ملک میں اکثریت ہے۔ قطعاً اس طرف نہیں آتے۔ ایسے میں مرکزی شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ مجلس عمل کے قیام کی کوشش جاری رہے اور مولانا تاج محمودؒ فیصل آباد، مولانا حکیم عبدالرحمان آزاد، مولانا محمد شریف جالندھریؒ باہم تاریخ مقررہ کر کے تمام مسلمان فرقوں کے رہنماؤں سے رابطہ قائم کر کے قیام مجلس عمل کی کوشش کریں۔ فیصلہ کیا کہ جماعت کی طرف سے کام میں شدت پیدا کرتے ہوئے ضلعی کانفرنسیں کی جائیں۔ مجلس کے مرکزی رہنما ایسی کانفرنسوں میں

شرکت کریں اور دیگر مکاتب فکر کے رہنماؤں کو بھی بلایا جائے۔تاکہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے لئے راستہ ہموار ہو۔ مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لئے ۲۰ر مئی کی تاریخ برائے اجتماع مقرر کی گئی۔ فیصلہ ہوا کہ بذریعہ اشتہارات ملک بھر میں یوم احتجاج منایا جائے۔قرار دادیں مرکز اور صوبائی حکومت کو بھیجی جائیں۔ سیالکوٹ میں یوم دعاء کے لئے ایک عظیم اجتماع بلایا جائے۔ ملک بھر سے فدایان ختم نبوت کو شرکت کی دعوت دی جائے۔

وفاقی مجلس شوریٰ میں ترمیم ۱۹۷۴ء کے متعلق قانون سازی کی جدوجہد کا جائزہ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے قیام مجلس شوریٰ سے لے کر آج تک کی جدوجہد کی تفصیل بیان کی اور کہا کہ وفاقی شوریٰ کے صدر خواجہ محمد صفدر سیالکوٹ کے باشندے ہیں اور قادیانیوں کے متعلق ان کے جذبات مصالحانہ ہیں۔انہوں نے بلطائف الحیل قانون سازی کے مسودہ کو بحث کے لئے پیش نہیں ہونے دیا۔خود وفاقی مجلس شوریٰ کا طریق کار اتنا پیچیدہ ہے کہ قیام شوریٰ سے لے کر ہم آج تک ہر اجلاس کے وقت اسلام آباد جاتے رہے۔ مطالبات کے متعلق پمفلٹ ہر رکن شوریٰ تک پہنچائے۔ ملاقاتیں کر کے اراکین کو تیار کیا کہ جب یہ مسودہ پیش ہو تو اس کی تائید کریں۔تمام اراکین سے ان کے علاقوں میں کارکنان ختم نبوت نے ملاقاتیں کیں۔تمام اراکین گرمجوشی سے تائید کے لئے تیار ہیں۔لیکن باوجود قاری سعید الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، قاضی عبداللطیف کی کوششوں کے مسودہ آج تک کسی اجلاس میں پیش نہیں ہوا۔مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ اس وقت عارضی طور پر اولیت مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کو ہے۔تاہم قانون سازی کے لئے بھی مکمل جدوجہد جاری رکھی جائے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی گرفتاری ورہائی

مئی ۱۹۸۲ء کی آخری رات اسلام آباد جامع مسجد دارالسلام میں ختم نبوت کانفرنس تھی۔جس میں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ، جناب راجہ ظفر الحق، مولانا عبدالشکورؒ دین پوری، مولانا محمد لقمان علی پوری، قاری محمد امینؒ راولپنڈی، مولانا عبدالرؤفؒ جتوئی، جناب سید امین گیلانیؒ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔کانفرنس سے قبل مولانا قاری احسان اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میری مسجد جامع قاسمیہ F-8-3 کے عقب میں قادیانی جماعت کا گیسٹ ہاؤس ہے۔اس میں قادیانی جماعت کا چیف گرو مرزا ناصر احمد اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ ہنی مون منانے کے لئے آیا ہوا ہے۔قادیانی گیسٹ ہاؤس اور میری مسجد کے درمیان صرف سڑک کا فاصلہ ہے۔اگر کل وہاں کانفرنس ہو جائے تو بہت مناسب ہوگا۔ چنانچہ دارالسلام کی مسجد ہی میں اعلان کر دیا گیا کہ یکم جون ۱۹۸۲ء بعد از مغرب قاری احسان اللہ صاحب کی مسجد میں کانفرنس ہوگی۔ چنانچہ کانفرنس ہوئی۔حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی زیر صدارت مولانا عبدالشکورؒ دین پوری، مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا قاری محمد امینؒ، جناب سید امین گیلانیؒ کے بیانات ہوئے۔ راقم اللہ وسایا نے اس موقع پر جو خطاب کیا وہ کیسٹ سے نقل کر کے جناب ساجد اعوان نے ارسال کیا۔ جسے ''حقائق بولتے ہیں'' کے نام پر مانسہرہ کی جماعت نے شائع کیا۔ یہ بیان براہ راست مرزا ناصر سن رہا تھا۔اس خطاب کے دوران مرزا ناصر پر دل کا دورہ پڑا۔ جو آگے چل کر اس کی موت کا سبب بن گیا۔ جونہی ختم نبوت کانفرنس ختم ہوئی۔ مولانا عبدالشکورؒ دین پوری، قاری محمد امینؒ اور حضرت مولانا خواجہ

خان محمد صاحبؒ کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔ رات بھر آپؒ تھانہ میں رہے۔ اگلے دن راجہ ظفرالحق کو معلوم ہوا۔ انہوں نے پولیس آفیسران کو کہا کہ تم جانتے ہو تم نے کس شخصیت کو گرفتار کیا ہے؟ یہ حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحبؒ ہیں۔ جنہیں ملنے کے لئے دوبار جنرل ضیاء الحق درخواست کر چکے ہیں اور آپ نے ملاقات نہیں کی۔ انہیں فوراً سے بھی پہلے رہا کردو۔ ورنہ ضیاء الحق صاحب کو معلوم ہوگیا تو تمہاری ملازمت ووردی کی خیر نہیں۔ یوں حضرت خواجہ صاحبؒ نصف رات سے صبح ۹ بجے تک تھانہ میں سنت یوسفی ادا کرنے کے بعد رہا ہوگئے۔ باقی حضرات کی عدالت سے ضمانتیں ہوئیں۔ قادیانی سربراہ آنجہانی ہوگیا اور کیس سے عدالت نے باقی حضرات کو بھی بری کردیا۔

اسلم قریشی کیس

اسلام آباد (سی۔ڈی۔اے) میں شعبہ الیکٹریشن میں ایک ملازم تھے۔ ان کا نام تھا اسلم قریشی۔ جنرل یحییٰ خان کی کابینہ میں ایم۔ایم احمد قادیانی (مرزا مظفر احمد قادیانی) سینئر وزیر تھا۔ جنرل یحییٰ خان کے زمانہ میں یہ منصوبہ بندی کا چیئرمین بھی رہا۔ ایم۔ایم احمد قادیانی جب پاکستان بنا تو یہ سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر تھا۔ گورداسپور اور سیالکوٹ کی حدود آپس میں ملتی ہیں۔ تقسیم سے قبل شکرگڑھ کی تحصیل گورداسپور کی تحصیل تھی۔ تب قادیانی قادیان سے اٹھے اور انہوں نے سرحد پار کی اور سیالکوٹ میں ڈیرے لگا لئے۔ ایم۔ایم احمد قادیانی نہ صرف قادیانی بلکہ قادیانی رائل فیملی کا فرد اور ملعون قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا تھا۔ جب مشرقی پاکستان میں علیحدگی کے جراثیم نے زور پکڑا۔ تب ایم ایم احمد قادیانی نے اعداد و شمار تیار کر کے یحییٰ کابینہ کو بریفنگ دی کہ مغربی پاکستان کی ترقی کا انحصار مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر ہے۔ اس لئے کہ تمام وسائل سیلاب وغیرہ کے پیش نظر وہاں خرچ ہو جاتے ہیں۔ سقوط، ڈھاکہ سے کچھ روز قبل یحییٰ خان ڈھاکہ گئے۔ مجیب الرحمٰن وغیرہ سے مذاکرات کے لئے طرح ڈالی، تو مجیب نے پہلی شرط یہ لگائی کہ ایم ایم احمد قادیانی یہ مشرقی پاکستان کا قاتل ہے۔ اس کو ڈھاکہ سے چلتا کرو۔ تب آپ سے مذاکرات کرنے یا نہ کرنے پر سوچا جاسکتا ہے۔ یہ تفصیلات احتساب قادیانیت جلد اوّل میں حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے بیان میں موجود ہیں جو آپ نے مشرقی پاکستان کے بنگلہ دیش بننے کے بعد ان کی انکوائری کے لئے جب محمود الرحمٰن کمیشن بنا تھا۔ اس میں آپ نے دیا تھا۔ ایم۔ایم احمد قادیانی نے ایک بار سالانہ وفاقی بجٹ بھی پیش کیا تھا۔ غرض منصوبہ بندی کا چیئرمین، کابینہ کا سینئر وزیر، گویا یحییٰ خان کی آنکھوں کا تارا تھا۔ یحییٰ خان کو جتنی بری اخلاق باختگی کی لت پڑی ہوئی تھی۔ اس کے لئے خام مال ربوہ سے ایم۔ایم احمد قادیانی کے ذریعہ سے ملتا تھا۔ پانچوں گھی میں، سرکڑاھی میں۔ ایم۔ایم احمد قادیانی کے پاؤں زمین پر نہ ٹکتے تھے۔ چنانچہ یحییٰ خان ایک بار ایران کے دورہ پر جانے لگے تو ایم۔ایم احمد قادیانی کو قائم مقام صدر پاکستان بنا کر گئے۔ اسلم قریشی نے کسی اخبار میں قادیانی عقائد پڑھے تھے۔ اگلے دن لفٹ میں اسلم قریشی نے اس پر حملہ کر کے اسے زخمی کردیا۔ پاکستان کی صدارت کی کرسی پر بیٹھنے کی بجائے اسے سٹریچر پر ڈال کر ہسپتال لے جایا گیا۔ اسلم قریشی گرفتار ہوگئے۔ اس پر مارشلاء کے تحت کیس چلا۔ تب راجہ ظفرالحق صاحب وکالت کرتے تھے۔ ان کو مجلس تحفظ ختم نبوت نے وکیل کیا۔ مولانا محمد رمضان علویؒ، مولانا قاری محمد امینؒ، مولانا محمد عبداللہؒ اسلام آبادی کیس کے لئے راجہ صاحب سے رابطہ میں رہتے۔ مولانا محمد

شریف جالندھریؒ نے کیس لڑنے میں جان کھپا دی۔ اس واقعہ سے پہلے نہ اسے مجلس جانتی تھی نہ اس کا کسی سے رابطہ تھا۔ وقوعہ کے بعد خبر ہوئی تو مجلس نے اپنا فرض سمجھا کہ قانونی امداد اسے مہیا کی جائے۔ تاکہ قادیانیت کا عفریت اس مسلمان کو زندہ نہ نگل لے۔ خیر اسلم قریشی کو پندرہ سال کی سزا ہوئی۔ جنرل موسیٰ خان گورنر تھے۔ اپیل ان کے پاس گئی تو حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے اس میں تخفیف کرادی۔ اڑھائی سال بعد یہ رہا ہوگیا۔ رہا ہونے کے بعد اب ملازمت سے یہ فارغ ہوا تو مجلس نے سوچا کہ ایک پڑھا لکھا نوجوان ہے۔ قادیانیت کے خلاف اسے معلومات ہیں تو سیالکوٹ میں مجلس کا اسے مبلغ بنادیا۔

اس نے پورے ضلع میں قادیانیت کے خلاف تبلیغ کر کے عوام کو نیا شعور دیا۔ چنانچہ قادیانی اس کے نام سے خار کھانے لگے۔ ۷ار فروری ۱۹۸۳ء کو اسلم قریشی معراجکے ضلع سیالکوٹ میں تقریر کے لئے گیا۔ واپس نہ آیا تو ان کے اغوا کا کوشش بسیار کے بعد ۲۳ر فروری ۱۹۸۳ء کو جا کر کیس درج ہوا۔ اس کیس نے ایسی پیچیدگی اختیار کی کہ اس کو اغوا کرنے میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ مثلاً:

۱...... معراجکے قادیانی جماعت کے سربراہ کو تفتیش کے لئے پولیس نے بلایا تو اس نے جیب سے ڈاکٹر کا نسخہ نکال کردے دیا کہ میں دل کا مریض ہوں۔ مجھے کچھ ہوا تو پولیس ذمہ دار ہوگی۔

۲...... ڈی۔ آئی۔ جی۔ ایس۔ پی نے ایک میٹنگ میں کہا کہ چار دنوں بعد اسلم قریشی آپ کو مل جائے گا۔

۳...... ہمیں ایک خط ملا کہ ساہیوال میں فلاں قادیانی کے مکان کے تہ خانہ میں اسلم قریشی ہے۔ اس زمانہ میں آئی۔ جی سپیشل برانچ میاں عبدالقیوم تھے۔ ان سے رابطہ کیا۔ چار دنوں بعد انہوں نے کہا کہ اس مکان میں تو تہ خانہ ہی نہیں۔ ہمیں یقین ہوگیا کہ ہمیں خط کے ذریعہ غلط بریف کیا گیا۔ لیکن معلوم کیا تو پتہ چلا کہ تہ خانہ ہے۔ بلدیہ کے ریکارڈ سے اس مکان کا نقشہ حاصل کیا۔ اس میں بھی تہ خانہ موجود۔ موقع پر بھی موجود۔ اب جا کر پھر میاں عبدالقیوم صاحب سے ملے تو انہوں نے پولیس کی روایتی مسکراہٹ میں معاملہ گول کردیا۔ مشتاق احمد ڈی۔ آئی۔ جی تھے۔ انہوں نے اس کی برآمدگی کا اعلان کیا۔ ذمہ داری قبول کی۔ لیکن نتیجہ ڈھاک کے تین پات۔ قادیانیوں نے خود ایسی کہانیاں تراشیں کہ وہ جرح کے بعد تار عنکبوت کی طرح تار، تار ہو جاتیں۔ تحریک چلی۔ نتیجہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء کو نافذ ہوگیا۔ اسلم قریشی کی برآمدگی، معمہ بنی رہی۔ حتیٰ کہ ۲۲ر جولائی ۱۹۸۸ء کو لاہور میں آئی۔ جی پنجاب نے کہا کہ اسلم قریشی برآمد ہوگیا ہے۔ کہاں سے؟۔ ایران سے۔ کیسے؟۔ کہ کوئٹہ کی پولیس نے بارڈر کراس کرتے ہوئے پکڑا ہے۔ رہا کہاں؟ جی ایران کی فوج میں۔ اب ہم نے ان واقعات تحقیق شروع کی۔ کوئٹہ میں ایران کے قونصلیٹ سے ملے۔ انہوں نے انکوائری کرا کر ہمیں بتایا کہ ایران میں اس نام کا کوئی آدمی اتنا عرصہ سے پاکستان سے داخل نہیں ہوا۔ رہا فوج میں شمولیت تو غیر ملکی ہماری فوج میں کیسے شامل ہوسکتا ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ اب کوئٹہ بلوچستان کے آئی۔ جی سے ملے کہ آپ نے ایران کی سرحد سے کہاں سے اسے برآمد کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اسے برآمد نہیں کیا۔ پنجاب پولیس جھوٹ بولتی ہے۔ ہمیں اس کا سرے سے معلوم نہیں۔ اب اسلم قریشی کو برآمد کر کے قادیانی اور قادیانی نوازوں نے مجلس عمل کو بدنام کرنے کے لئے دن رات ایک کردیئے۔

اسلم قریشی کے ورثاء بیٹا وغیرہ ملے۔ انہوں نے رپورٹ دی کہ اس کے پاؤں زخمی ہیں۔ دماغی کیفیت صحیح نہیں۔ خیر اسلم قریشی سیالکوٹ آ گیا۔ ایک پیشی کے لئے عدالت گیا۔ سامنے قادیانی وکیل آ گیا۔ اسلم قریشی نے عدالت کی ٹیبل سے ویٹ پیپر اٹھایا اور اس کے ماردیا۔ خود بھی جذبات سے مغلوب ہو کر گرا اور ہسپتال پہنچ گیا۔ جب قادیانی وکیل کے ویٹ پیپر مارا تو یہی کہا کہ یہ مجھے اغوا کرنے والے ہیں۔ غرض اس کی دماغی کیفیت اس قابل نہ رہنے دی گئی کہ صحیح صورتحال سامنے آتی۔ اب قادیانی پروپیگنڈہ کہ مجلس عمل نے غلط بیانی کی یہ اغوا نہیں ہوا۔ ہمارا موقف کہ یہ سب کیا دھرا قادیانی جماعت کا ہے۔ حالات کچھ ہوں ایک بات واضح ہے کہ اس پورے پیریڈ میں ایک بار بھی قادیانی خود کو بری ثابت نہ کر سکے۔ ان کے مشکوک طرز عمل نے ہمیں مزید پختگی دی کہ اس کہانی کے تمام کردار ربوہ سے ہو کر گذرتے ہیں۔

قارئین! اللہ رب العزت کو گواہ بنا کر عرض کرتا ہوں کہ پوری مجلس عمل میں ایک آدمی بھی ایسا نہ تھا جسے یہ معلوم ہو کہ یہ جھوٹ ہے یا یہ کہ قادیانی ملوث نہیں۔ ہمیں یقین کامل تھا۔ وہ یقین کیسے بنا۔ واقعات سے۔ ہاں اگر کسی نے غلط بیانی سے دھوکہ دہی سے اسے غلط طور پر پیش کیا تو یہ اس فرد کی غلطی ہو سکتی ہے۔ جماعت، ادارہ یا اس کے کارپردازان کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ اس پر اللہ رب العزت کو گواہ بناتا ہوں کہ اس میں ہمارا کوئی قصور نہ تھا۔ رہا قادیانی طرز عمل تو سوگنڈے بھی کھائے، سوڈنڈے بھی کھائے۔ اسلم قریشی بھی دینا پڑا اور امتناع قادیانیت آرڈیننس بھی سہنا پڑا اور قادیانی جماعت کے گرو کو ملک بھی چھوڑنا پڑا۔ وتعز من تشاء وتذل من تشاء!

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء

قارئین کرام! ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کے متعلق دوسری ترمیم کے ذریعہ فیصلہ ہوا کہ یہ غیر مسلم ہیں۔ اس پر قانون سازی ہونا تھی کہ رمضان المبارک آ گیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا مفتی محمودؒ اور پاکستان کے وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے درمیان طے پایا کہ رمضان المبارک کے بعد اس پر قانون سازی کریں گے۔ اس زمانہ میں پنجاب کے وزیراعلیٰ جناب حنیف رامے تھے۔ جو خود سوشلسٹ اور ان کی اہلیہ شاہین رامے وہ کوئٹہ کے قادیانی جماعت کے امیر کی صاحبزادی تھیں۔ ایک مہینہ کا وقفہ ملا۔ قادیانی لابی نے جناب بھٹو مرحوم اور قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمودؒ کے درمیان اتنی دوری کر دی کہ پھر یہ حضرات باہمی سر جوڑ کر نہ بیٹھ سکے۔ مثلاً تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران کے تمام قیدی رہا کرنے تھے۔ حنیف رامے نے نہ ہونے دیئے۔ حنیف رامے نے کہا کہ مولوی حلوہ کے بھوکے ہیں۔ مجلس عمل کے رہنما مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے کہا کہ بھٹو صاحب کو مجبوراً یہ مسئلہ ماننا پڑا۔ بھٹو صاحب نے جواب میں کہا کہ ان کی داڑھی میں جوئیں ہیں۔ غرض قادیانیوں نے دونوں طرف سے اتنی غلطی فہمی پیدا کر دی کہ اس ترمیم پر قانون سازی نہ ہو سکی۔ یہی قادیانی چاہتے تھے۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے عید کے بعد مجلس عمل کے ذریعہ بھٹو صاحب سے مذاکرات کی کوشش کی تو ان کے مشیران آڑے آ گئے۔ چنانچہ سرے سے ملاقات نہ ہونے دی گئی۔ اس کش مکش میں اسمبلیاں ٹوٹیں۔ نئے الیکشن ۷۷ء کا اعلان ہوا۔ الیکشن میں دھاندلی کے بہانہ سے بھٹو صاحب کے خلاف تحریک چلی تو نتیجہ میں بھٹو صاحب کی حکومت کا دھڑن تختہ ہو گیا۔ جنرل محمد ضیاء

الحق مرحوم اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ نوے دن کے لئے آئے اور ایک عشرہ کرسی صدارت کو رونق بخشتے رہے۔ اس دوران میں ہمارے مخدوم حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کا وصال ہوگیا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ عالمی مجلس کے امیر بنے۔ آپ کی سربراہی میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان قائم ہوئی۔ حضرت مولانا مفتی مختار احمد نعیمیؒ اس کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ سیکرٹری بنے۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ رابطہ سیکرٹری، اللہ رب العزت کا نام لے کر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سٹیج سے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ نے ملک بھر کا تبلیغی دورہ کیا۔ جگہ جگہ ختم نبوت کی کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ تمام مکاتب فکر ایک سٹیج پر براجمان ہوئے۔ فیصل آباد، کوئٹہ، کراچی، سیالکوٹ، لاہور کی عدیم المثال ختم نبوت کانفرنسوں کے بعد ۲۷؍اپریل ۱۹۸۴ء کو راولپنڈی چلو کی کال دی گئی۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ نے پورے پنجاب کا دورہ کر کے پنجاب کو بیدار کر دیا۔ گوجرانوالہ سے کانفرنس کر کے پنڈی جاتے ہوئے آپ کو ڈنگہ جہلم کے قریب سے گرفتار کر کے بہاولپور جیل روانہ کر دیا گیا۔ اس دوران میں ۲۰؍جنوری ۱۹۸۴ء کو حضرت مولانا تاج محمودؒ داغ مفارقت دے گئے۔ اس سانحہ نے حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحبؒ کو مزید اس کام کے لئے متوجہ کر دیا۔

قارئین! یہ واقعہ ہے کہ ایک رات حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ نے فیصل آباد کارخانہ بازار میں ختم نبوت کانفرنس کی صدارت کی۔ اگلے روز گیارہ بجے کراچی پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ رات کو کوئٹہ میں ختم نبوت کانفرنس کی صدارت۔ اگلے روز کہروڑپکا باب العلوم کے جلسہ کی صدارت۔ اسی شام کراچی سے حیدرآباد جا کر ختم نبوت کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ ان دنوں کے آپ کے معمولات پر نظر ڈالیں تو لگتا ہے کہ ایک جرنیل جو اپنی فوجوں کو ہر محاذ پر منظم انداز میں آگے بڑھانے کے لئے درپے ہوتا ہے۔ یہی کیفیت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ پر طاری تھی۔ نہ دن کا چین نہ رات کو آرام۔ محض رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کے دشمنوں کو نتھ ڈالنے کے لئے شب وروز ایک کئے ہوئے۔ فقیر راقم نہ مجلس کی تاریخ قلمبند کر رہا ہے۔ نہ تحریک ۱۹۸۴ء کی رپورٹنگ کر رہا ہے۔ مجھے تو محض حضرت قبلہؒ کے حوالہ سے ان داستانوں کو چھیڑنا پڑا ہے۔

قارئین! نہیں جاتے تفصیل میں۔ اب اعلان ہوگیا کہ اگر گورنمنٹ نے قادیانیت سے متعلق آئینی ترمیم پر قانون سازی نہ کی تو ۲۷؍اپریل ۱۹۸۴ء کو راولپنڈی راجہ بازار تعلیم القرآن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی اور اس کے بعد جلوس نکالا جائے گا۔ اللہ رب العزت کی کروڑوں کروڑ رحمتیں ہوں۔ ہمارے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ اور آپ کے گرامی قدر رفقاء کی بیدار مغزی پر کہ آج جب ان حالات کو دیکھتے ہیں تو روح پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ ادھر تحریک جاری ہے۔ ادھر حکومتی دوائر میں کیا ہو رہا ہے۔ اس پر مکمل آگاہی کے لئے اسلام آباد میں رفقاء کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے۔ حکومت نے راولپنڈی، اسلام آباد سے چاروں جانب ایک ایک سو کلومیٹر پر تمام سڑکوں کی ناکہ بندی کرادی۔ جو داڑھی والا ملتا اسے اتار لیا جاتا۔ ہر ٹرین کی آمد کے وقت راولپنڈی اسٹیشن کو چاروں طرف سے گھیر کر ایک ایک مسافر کو چیک کیا جاتا۔ تاکہ کوئی شخص ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار میں شریک نہ ہو سکے۔ ملک بھر سے قافلے روانہ ہوئے۔ جس کو جہاں روکا گیا وہاں پر ختم نبوت کا جلسہ شروع ہوگیا۔ کراچی سے آنے والے چوبیس اپریل کو روانہ ہوئے۔ ادھر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی ہدایت پر مولانا محمد شریف جالندھریؒ

نے اسلام آباد میں ڈیرے ڈال دیئے تھے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے کیا سفارش کی؟۔ وزارت قانون کیا مسودہ تیار کر رہی ہے؟۔ ایک ایسا موقعہ آیا کہ راجہ ظفر الحق، مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو لے کر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم سے ملے۔ ضیاء الحق صاحب سے ملاقات کیا ہوئی۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے ضیاء الحق کے جو خدشات تھے سب کو دور کر کے انہیں قادیانیت کے سامنے لا کھڑا کیا۔ رات ہی رات مولانا محمد شریف جالندھریؒ خانقاہ سراجیہ گئے۔ حضرت قبلہؒ سے پوری صورتحال عرض کی۔ حضرت قبلہؒ نے ہدایات دیں۔ آپ اگلی صبح پھر اسلام آباد۔ غرض پورے ملک کا رخ اسلام آباد کی طرف ہوگیا۔ حضرت قبلہ بھی بچ بچا کر اسلام آباد پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ پہلے کار پر گھر سے سفر شروع کیا۔ گورنمنٹ کو یہی اطلاع تھی کہ آپ کار سے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے ممکنہ خدشہ کے پیش نظر راستہ میں کار چھوڑ کر ٹرین پکڑ لی اور ٹرین پکڑنے میں یہ احتیاط کی کہ راولپنڈی سے پہلے اسٹیشن گولڑہ پر اتر گئے۔ ساتھیوں کے ہمراہ کچے پکے راستہ سے ٹیکسی لی اور مارگلہ پہاڑیوں سے ہوتے ہوئے حضرت حاجی محمد یعقوب کے گھر تشریف فرما ہوگئے۔ ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو جنرل محمد ضیاء الحق نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو مذاکرات کی دعوت دی۔ قبلہ عالم حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ کی سربراہی میں علماء کرام کا وفد جنرل محمد ضیاء الحق سے ملا۔ وفد کو انہوں نے مسودہ دکھایا۔ راجہ ظفر الحق صاحب نے ایک بار پھر پورا مسودہ پڑھ کر سنایا۔ سب حضرات نے اطمینان کیا تو جنرل محمد ضیاء الحق نے دستخط کر دیئے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ نے ایوان صدر میں جماعت کرائی۔ تمام حضرات نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ یوں اللہ رب العزت نے کرم کا معاملہ فرمایا کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء جو آپ کی قیادت باسعادت میں چلی تھی۔ ۲۶/اپریل کی شام کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ قادیانی ایک بار پھر رسوا ہوئے۔ امت مسلمہ سرخرو ہوئی۔ کفر ہار گیا۔ اسلام جیت گیا۔ اس موقعہ پر جو آرڈیننس جاری ہوا وہ یہ ہے۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء

تازہ ترین آرڈیننس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔ قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کرنے کا آرڈیننس۔ چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کی جائے۔

اور چونکہ صدر کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں۔ جن کی بنا پر فوری کارروائی کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ لہٰذا اب پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلہ میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسب ذیل آرڈیننس وضع اور جاری کیا ہے۔

حصہ اوّل ...... ابتدائیہ

ا...... مختصر عنوان اور آغاز نفاذ

ا...... یہ آرڈیننس قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیاں (امتناع وتعزیر) آرڈیننس، ۱۹۸۴ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

۲...... یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۴...... آرڈیننس عدالتوں کے احکام اور فیصلوں پر غالب ہوگا۔ اس آرڈیننس کے احکام کسی عدالت کے کسی حکم یا فیصلے کے باوجود مؤثر ہوں گے۔

حصہ دوم...... مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵، بابت ۱۸۶۰ء کی ترمیم)

۳...... ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء میں نئی دفعات ۲۹۸ب اور ۲۹۸ج کا اضافہ

مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵، ۱۸۶۰ء) میں باب ۱۵ میں دفعہ ۲۹۸الف کے بعد، حسب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا۔ یعنی ۲۹۸ب، بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لئے مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال۔

۱...... قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی، یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے:

الف...... حضرت محمد ﷺ کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو امیرالمؤمنین، خلیفۃ المسلمین، خلیفۃ المؤمنین، صحابی، یا رضی اللہ عنہ کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

ب...... حضرت محمد ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ کے علاوہ کسی ذات کو ام المؤمنین کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

ج...... حضرت محمد ﷺ کے خاندان (اہل بیت) کے کسی فرد کے علاوہ کسی شخص کو اہل بیت کے طور پر منسوب کرے۔

د...... اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے۔

تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

۲...... قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب میں عبادت کے لئے بلانے کے طریقہ یا صورت کو اذان کے طور پر منسوب کرے یا اس طرح اذان دے جس طرح کہ مسلمان دیتے ہیں تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

۲۹۸۔ قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ

کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے۔ کسی ایک قسم کی سزائے قید، اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

حصہ سوم ...... مجموعہ ضابطۂ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کی ترمیم

۴...... ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۹۹ الف کی ترمیم

مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء ایکٹ ۵ بابت ۱۸۹۸ء میں جس کا حوالہ بعد ازیں مذکورہ مجموعہ کے طور پر دیا گیا ہے۔ دفعہ ۹۹ الف میں ذیلی دفعہ (۱) میں:

الف...... الفاظ اور سکتہ، اس طبقہ کے بعد کے الفاظ ہندسے قوسین، حرف اور سکتے یا اس نوعیت کا کوئی مواد جس کا حوالہ مغربی پاکستان پریس اور پبلیکیشنز آرڈیننس ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۴ کی ذیلی دفعہ ا کی شق (ی ی) میں دیا گیا ہے۔ شامل کر دیئے جائیں گے۔

ب...... ہندسہ اور حروف ۲۹۸ الف کے بعد الفاظ ہندسے اور حروف یا دفعہ ۲۹۸ ب یا دفعہ ۲۹۸ ج شامل کر دیئے جائیں گے۔

۵...... ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء کی جدول دوم کی ترمیم

مذکورہ مجموعہ میں جدول دوم میں، دفعہ ۲۹۸ الف سے متعلق اندراجات کے بعد حسب ذیل اندراجات شامل کر دیئے جائیں گے۔ یعنی:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۲۹۸ ب	بعض مقدس شخصیات کے لئے مخصوص القاب، اوصاف اور خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال	ایضاً	ایضاً	ناقابل ضمانت	ایضاً	تین سال کے لئے کسی ایک قسم کی سزائے قید اور جرمانہ	ایضاً

۲۹۸ج	قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے	ایضاً	ایضاً	ناقابل ضمانت	ایضاً	تین سال کے لئے کسی ایک قسم کی سزائے قید اور جرمانہ	ایضاً

حصہ چہارم...... مغربی پاکستان پریس اور پبلی کیشنز آرڈیننس ۱۹۶۳ء

(مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۳۰ مجریہ ۱۹۶۳ء کی ترمیم)

۶...... مغربی پاکستان آرڈیننس ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۴ کی ترمیم

مغربی پاکستان پریس اور پبلی کیشنز آرڈیننس ۱۹۶۳ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۳۰ مجریہ ۱۹۶۳ء) میں دفعہ ۲۴ میں ذیلی دفعہ (۱) میں شق (ی) کے بعد حسب ذیل نئی شق شامل کردی جائے گی۔ یعنی:

’’(ی ی) ایسی نوعیت کی ہوں جن کا حوالہ مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کی دفعات ۲۹۸الف، ۲۹۸ب، یا ۲۹۸ج میں دیا گیا ہے۔ یا‘‘

جنرل محمد ضیاء الحق (صدر پاکستان)

اس آرڈیننس کے جو فوری نتائج حاصل ہوئے وہ یہ تھے۔

۱...... قادیانی و لاہوری خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔

۲...... قادیانی و لاہوری مرزا قادیانی کے دیکھنے والوں کو صحابہ نہیں کہہ سکتے۔

۳...... قادیانی و لاہوری گروپ کے سربراہ خود کو امیر المؤمنین نہیں کہہ سکتے۔

۴...... قادیانی و لاہوری گروپ کے سربراہ خود کو خلیفۃ المسلمین نہیں کہہ سکتے۔

۵...... قادیانی و لاہوری، مرزا قادیانی کے دیکھنے والوں کو رضی اللہ عنہ نہیں کہہ سکتے۔

۶...... قادیانی و لاہوری مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المؤمنین نہیں کہہ سکتے۔

۷...... قادیانی و لاہوری گروپ مرزا قادیانی کے خاندان کو اہل بیت نہیں کہہ سکتے۔

۸...... قادیانی و لاہوری اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔

۹...... قادیانی ولاہوری عبادت کے لئے آذان نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے کہ آذان مسلمانوں کا شعار ہے اور قادیانی کافر ہیں۔

۱۰...... قادیانی ولاہوری اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔

۱۱...... قادیانی ولاہوری اپنے مذہب (قادیانیت) کو اسلام نہیں کہہ سکتے۔

۱۲...... قادیانی ولاہوری اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں یا تشہیر نہیں کر سکتے۔ نہ ہی دوسروں کو قادیانیت قبول کرنے کی دعوت دے سکتے ہیں۔

اگر وہ ایسے کریں گے تو تین سال کی سزا اور جرمانہ کے مستوجب سزا ہوں گے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس ۲۶؍اپریل کی شام کو نافذ ہوا۔ اگلے دن قادیانی مرکز، چناب نگر (ربوہ) میں قادیانی اذانیں نہیں دے پائے۔ قادیانی سربراہ کے لئے پاکستان میں رہنا دشوار ہوگیا۔ وہ پاکستان سے مجرمانہ فرار اختیار کر کے لندن کو روانہ ہوا۔ چناب نگر کے قادیانی کے پاس ایمان پہلے نہیں تھا۔ اب سربراہ بھی نہ رہا۔ غرض قادیانی قیادت کے لئے حضرت قبلہ مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ نے ایسا شکنجہ تیار کیا کہ قادیانی اس میں پھڑ پھڑا کر بال و پر سے محروم ہوگئے۔ العظمة لله وللرسوله وللمؤمنين!

قادیانیت سے عدالتی جنگ

۲۶؍اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ اس آرڈیننس کے بعد:

۱...... قادیانی گروپ کا لیڈر مرزا طاہر ملک عزیز پاکستان سے مجرمانہ فرار اختیار کر کے یکم مئی ۱۹۸۴ء کو انگلستان چلا گیا و جو تادم مرگ وہاں رہا۔

۲...... قادیانی جماعت کے سالانہ جلسہ (جسے وہ نعوذ باللہ ظلی حج کا درجہ دیتے ہیں) پر پابندی لگ گئی۔

۳...... قادیانیوں کے اخبار الفضل پر پابندی لگ گئی۔ قادیانیوں اور لاہوریوں نے فوری طور پر اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کر دیا کہ یہ آرڈیننس قرآن وسنت کے منافی ہے۔

کیس نمبر ۱...... وفاقی شرعی عدالت

وفاقی شرعی عدالت کے پانچ رکنی بینچ نے اس کیس کی سماعت کی۔ بینچ جسٹس آفتاب احمد، جسٹس فخر عالم، جسٹس چوہدری محمد صدیق، جسٹس مولانا ملک غلام علی، جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل تھا۔

قادیانیوں کی طرف سے مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کی طرف سے کیپٹن ریٹائرڈ عبدالواجد لاہوری مرزائی پیش ہوئے۔ جبکہ مدعا علیہ حکومت پاکستان کی طرف سے حاجی شیخ غیاث محمد ایڈووکیٹ، جناب ایم بی زمان ایڈووکیٹ اور سید ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ نے پیروی کی۔ ۱۵؍جولائی ۱۹۸۴ء سے ۱۲؍اگست ۱۹۸۴ء تک (سوائے چھٹیوں) کے سماعت جاری رہی۔ کیس کی سماعت کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے حکم پر مفکر اسلام مولانا محمد شریف جالندھریؒ (جو

ان دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ تھے) نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے:

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی لائبریری ملتان سے بیسیوں بکسوں پر مشتمل ضروری کتب ورسائل وریکارڈ لاہور منگوالیا۔

☆...... کراچی سے عالم اسلام کے معروف سکالر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم نشرواشاعت (ان دنوں) حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور ملتان سے مناظر اسلام اور عالمی مجلس کے ناظم تبلیغ (ان دنوں) حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اور ربوہ سے راقم اللہ وسایا کو لاہور طلب کرلیا۔ لاہور میں ان حضرات کی معاونت کے لئے مولانا کریم بخش علی پوریؒ جوان دنوں لاہور مجلس کے مبلغ تھے کی ڈیوٹی لگائی گئی۔

☆...... ایک فوٹوسٹیٹ مشین کرایہ پر حاصل کرلی گئی۔

☆...... جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن اشرفی اور مولانا عبیداللہ صاحب مہتمم جامعہ، مولانا فضل الرحیم نائب مہتمم نے جامعہ کی لائبریری ان حضرات کے لئے کھول دی۔

☆...... تقریباً مہینہ بھر میں اکیس دن سماعت ہوئی۔

☆...... عدالت نے مولانا صدرالدین الرفاعی، پروفیسر محمود احمد غازی، علامہ تاج الدین حیدری، پروفیسر محمد اشرف، علامہ مرزا محمد یوسف، پروفیسر مولانا طاہر القادری اور قاضی مجیب الرحمٰن کو اپنی معاونت کے لئے بلایا جن کے تفصیلی بیانات ہوئے۔ مفکر اسلام مولانا علامہ خالد محمود نے مناظر اسلام مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی معاونت سے ایک تحریری بیان مرتب کیا جو عدالت میں پڑھا تو نہ جاسکا۔ البتہ عدالت میں جمع کرادیا گیا۔ (بعد میں اسے جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے ترجمان الرشید میں ''قادیانیوں کی قانونی حیثیت'' کے نام سے مستقل اشاعت میں شائع بھی کردیا گیا۔)

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمدؒ، حضرت سید انور حسین نفیس رقمؒ، کی سربراہی میں لاہور کے علماء عدالت میں ہرروز تشریف لاتے رہے۔

☆...... عدالت میں اتنا رش ہوتا کہ عدالت کا وسیع وعریض ہال اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود ناکافی ہوجاتا۔ آخر میں عدالت کو پاس جاری کرنے پڑے۔

☆...... ہرروز کی کاروائی کے بعد شام کو مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کے ساتھ مسلمان وکلاء کی جامعہ اشرفیہ فیروز پور لاہور کی لائبریری میں گھنٹوں ملاقات ہوتی۔ متعلقہ امور پر مشاورت، حوالہ جات کی تلاش ہوتی۔ ان کے فوٹوسٹیٹ حاصل کئے جاتے۔ بیانات لکھے جاتے۔ قادیانی وساوس ودجل وفریب کے جواب تیار کئے جاتے اور یوں حق تعالیٰ کی طرف سے عنایت کردہ توفیق وکرم سے مہینہ بھر یہ محنت جاری رہی۔

☆...... جب مسلمان وکلاء کے بیانات وبحث شروع ہوئی تو عدالت کے سامنے وکلاء کے ساتھ پہلی لائن میں وسیع وعریض دو میز رکھے۔ جن پر اسلامی اور قادیانی کتب کا ذخیرہ سلیقہ سے رکھا جاتا۔ وکلاء کو پہلے سے تیار شدہ حوالہ جات وکتب دینے کی ذمہ داری مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اور فقیر اللہ وسایا نے نبھائی۔

رشد و ہدایت کا سورج غروب ہو گیا!

مولانا عبدالستار حیدری

باغ باقی ہے باغبان نہ رہا
اپنے پھولوں کا پاسباں نہ رہا
کارواں تو رواں رہے گا مگر
ہائے وہ میر کارواں نہ رہا

سیدی مرشدی مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ 5 مئی 2010ء کو دار فانی سے رحلت فرما کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ مرنجان مرنج اور باغ و بہار شخصیت کے حامل تھے۔ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے آدمی سے آپ بے پناہ محبت فرماتے تھے اور آج ہر آدمی آپ کے داغ مفارقت دینے کے بعد خود کو شفقتوں اور محبتوں کے آفتاب کی روشنی سے محروم تصور کرنے پر مجبور ہے۔ آپ کی شفقت و محبت میں سے مشت نمونہ از خروارے ہدیہ قارئین پیش خدمت ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ کی جانب سے احقر کی ڈیوٹی لیہ، بھکر، میانوالی اور ڈیرہ اسماعیل خان میں تفویض تھی۔ میرے بخت جاگ اٹھے کہ حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد صاحبؒ کا گھر میرے حلقہ میں تھا۔ ہر ماہ دو یا تین دفعہ حاضری کا شرف حاصل کرتا تھا۔ جب بھی جاتا تو حلقے کے کارکنوں اور حضرت کے مریدین کی طرف سے سلام عرض کرنا اور دعاؤں کی درخواست کرنا میرے معمولات میں شامل تھا۔ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ دعائیہ کلمات ارشاد فرماتے تو قلبی طمانیت میسر آتی تھی۔ ایک دفعہ حاضر ہوا تو سلام کر کے مجلس میں بیٹھ گیا۔ کارکنوں اور مریدین کی طرف سے سلام عرض کرنا بھول گیا تو حضرت اقدسؒ نے احقر سے پوچھا کہ حیدری! کیا ملتان سے سیدھا خانقاہ آیا ہے۔ احقر سمجھ نہ سکا کہ حضرت کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ اسی اثناء میں حضرت نے پھر دریافت کیا کہ کیا ملتان سے آ رہے ہو؟۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضرت رات غوثیہ مسجد کندیاں شریف میں درس تھا۔ صبح حاضر ہوا ہوں۔ حضرت اقدسؒ نے فرمایا کہ پہلے تو مجلس کے کارکنوں کی طرف سے سلام کہتا تھا۔ اس دفعہ نہیں کہا تو میں سمجھا کہ آپ ملتان دفتر سے خانقاہ آ گئے۔ حلقہ میں نہیں گئے۔ اس دن کے بعد جب بھی احقر خانقاہ حاضر ہوتا تو حضرت اقدسؒ کو کارکنوں اور مریدین کا سلام عرض کرتا اور دعاؤں کی درخواست کرتا۔

ایک دفعہ ضلع لکی مروت کے ایک پروگرام میں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی تشریف لائے۔ اختتام پروگرام پر مفتی صاحب نے پوچھا کہ بھائی عبدالستار خانقاہ شریف جانا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ضرور۔ جب خانقاہ شریف پہنچے تو حضرت اقدسؒ کی زیارت کے بعد مفتی صاحب نے اپنے ساتھ آنے والے پشاور کے علمائے کرام کا تعارف کرایا تو ان کے ساتھ میرا بھی تعارف کروانے لگے تو حضرت اقدسؒ نے فرمایا کہ یہ تو ہمارے افسر ہیں۔

حضرت جب گھر تشریف لے گئے تو مفتی صاحب نے تعجب سے پوچھا کہ حضرت اقدسؒ آپ کو جانتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ مہینے میں دو تین دفعہ ضرور حاضری کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

اسی طرح 1430ھ کی رکنیت سازی کے موقع پر خانقاہ شریف حاضری ہوئی تو حضرت والا نے پوچھا کہ حیدری! کیا ابھی تک آپ نے رکنیت سازی شروع نہیں کی۔ تو احقر نے فوراً رکنیت سازی والی بک حضرت قبلہؒ کے سامنے پیش کر دی۔ حضرت والا نے اپنے مبارک ہاتھوں سے پہلا قرطاس رکنیت پر کیا۔ رکنیت سازی کی بک پر اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ حضرت والا کے صاحبزادگان میں سے صاحبزادہ سعید احمد نے رکنیت فیس ادا کرنا چاہی تو حضرت نے منع فرمایا اور اپنی جیب سے پچاس روپے نکال کر مجھے عنایت فرمائے اور کہا کہ دس روپے تو رکنیت سازی کے ہیں۔ باقی رقم آپ کے لئے ہدیہ ہے۔ رکنیت سازی کی بک پر حضرت کے دستخط اور چالیس روپے یہ دو نشانیاں ابھی تک میرے پاس محفوظ ہیں۔

ان واقعات کا تذکرہ کرنے سے ہر ذی شعور آدمی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کا کارکنان ختم نبوت، مبلغین ختم نبوت اور عام آدمی سے کتنی شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے اور تحفظ ختم نبوت کے کام پر آپ کی کس قدر روحانی توجہ ہوا کرتی تھی۔

ٹنڈو آدم میں ختم نبوت کانفرنس

مسلم قیادت قادیانیوں کی حمایت نہ کرے۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے تن من دھن قربان کر دیں گے۔ توہین رسالت کے قانون میں کوئی ترمیم قبول نہیں کی جائے گی۔ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے۔ ان خیالات کا اظہار ٹنڈو آدم میں ہونے والی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کی جانب سے انتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کے دوران صدر کانفرنس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد اکرم طوفانی، داعی کانفرنس ختم نبوت کے امیر علامہ احمد میاں حمادی، سابق وفاقی وزیر مملکت ڈاکٹر عامر لیاقت، شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی، شیخ الحدیث مولانا غلام محمد سومرو، مولانا صبغت اللہ جوگی، تحریک فدایان ختم نبوت کے علامہ عبدالغفار اویسی، علامہ محمد راشد مدنی، مولانا محمود الحسن، مفتی عبدالقیوم دین پوری، ختم نبوت کراچی کے ناظم رانا محمد انور، مولانا محمد ارشد مدنی، کراچی بار ایسوسی ایشن کے مینو منظور احمد ایڈووکیٹ، مفتی محمد طاہر مکی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا اسد اللہ کھوڑو، مولانا حفیظ الرحمان رحمانی، مفتی محمد نافع مصطفےٰ انڈھڑ، قاری کامران احمد، مولانا اظہر الحسینی، مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا محمد نذر عثمانی، جے یو آئی کے حاجی محمد ہاشم خاصخیلی، مولانا محمد عثمان سموں، جامعہ مدنیہ کے مفتی محمد امان اللہ بلوچ، شیخ الحدیث مولانا مفتی عبدالحئی بروہی، قاری دھنی بخش لاشاری، حافظ محمد زاہد حجازی اور دیگر علماء کرام نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے حالات انتہائی مخدوش ہوتے جارہے ہیں۔ بیرونی مداخلت زور پکڑتی جارہی ہے۔ ان تمام صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لئے مسلم امت کو اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے۔ ہر مسلک دوسرے مسلک کا احترام کرے۔ اپنے مسلک کو نہ چھوڑو اور دوسرے کے مسلک کو نہ چھیڑو پر عمل کیا جائے۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانی ہمارے ملک کے قانون کو تسلیم کر کے پرامن طور پر اور اپنے مذہب کو جدا نام دیتے ہوئے اسلام کا نام استعمال نہ کرتے ہوئے ملک میں رہیں۔

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب!

قسط نمبر:۱

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا جو پنتھ جاری کیا وہ مختلف ادیان و مذاہب سے ماخوذ تھا۔ اس نے اسلام، آریہ دھرم، یہودیت، نصرانیت، باطنیت، مہدویت، بابیت اور بہائیت کے تھوڑے تھوڑے اصول لے کر ان کو اپنا لیا اور ایک معجون مرکب تیار کر کے اس کا نام احمدیت رکھ دیا۔ ذیل میں آپ کو معلوم ہوگا کہ مسیح قادیان نے کون کون سا عقیدہ کہاں کہاں سے اڑایا؟ اس نے جو اصول وعقائد اسلام سے اخذ کئے وہ تو ہر ایک کو معلوم ہیں۔ اس لئے ان کا اندراج غیرضروری ہے۔ البتہ اس نے غیراسلامی مذاہب کے سامنے کشکول گدائی پھرا کر جو لقمے حاصل کئے ان پر مختصراً روشنی ڈالی جاتی ہے۔

یہود کی پیروی اور ہمنوائی

قادیان کے خانہ ساز مسیح نے جن مسائل میں اسلام کی صراط مستقیم کو چھوڑ کر یہود کی تقلید کی ان میں سے چند امور نمونۃً درج کئے جاتے ہیں۔ یہود حضرت مریم بتول علیہا السلام کو (معاذ اللہ) زانیہ اور حضرت مسیح علیہ السلام کو (خاکم بدہن) ناجائز تعلقات کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے بھی ان کی تقلید میں حضرت مریم بتول علیہا السلام کی شان پاک میں وہی گندگی اچھالی۔ چنانچہ ایام الصلح میں لکھا کہ: ’’یہود کی طرح افغانوں میں بھی رواج ہے کہ اگر ان کی لڑکیاں نکاح سے پہلے اپنے منسوب سے میل ملاقات رکھیں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے۔ مثلاً مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی شہادت دیتا ہے اور بعض پہاڑی خوانین کی لڑکیاں اپنے منسوبوں سے حاملہ بھی ہو جاتی ہیں۔ اس میں کچھ ننگ و عار نہیں سمجھا جاتا۔‘‘ (ترجمہ از ایام الصلح ص۶۶، خزائن ج۱۴ ص۳۰۰)

کشتی نوح میں لکھا: ’’مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجودیکہ یوسف نجار کے گھر میں پہلی بیوی موجود تھی۔ پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں۔‘‘ (کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۸)

اور چشمہ مسیحی میں لکھا کہ: ’’جب چھ سات مہینہ کا حمل نمایاں ہوگیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کے بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔‘‘ (چشمہ مسیحی ص۲۶، خزائن ج۲۰ ص۳۵۶)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ خدا کے ایک برگزیدہ رسول کو غیرطاہر قرار دینے میں مرزا قادیانی نے کس

طمطراق کے ساتھ یہود کی ناپاک سنت کی تجدید کی؟ جس طرح یہود حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کا انکار کرتے ہیں۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی انکار کیا۔ چنانچہ لکھا کہ: ’’عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ ظاہر نہیں ہوا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

جس طرح یہود حضرت مسیح علیہ السلام کو گالیاں دیتے ہیں۔ اسی طرح قادیانی نے بھی دیں۔ چنانچہ لکھا کہ: ’’ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۹ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۹۳)

مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کو جو جو گالیاں دیں۔ ان کو مرزا قادیانی کی کتابوں ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء میں دیکھئے۔ خدا کے برگزیدہ رسول حضرت مسیح علیہ السلام کی دشمنی میں مرزا قادیانی کی شدت انہماک کا یہ عالم تھا کہ: ’’اس نے آپ کو خاص وہ گالیاں دینے کے لئے جو تیرہ بخت یہود دیتے ہیں۔ یہود کی کتابیں منگوا کر ترجمہ کرائیں۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ ج۵ حصہ اوّل ص۵)

جس طرح یہود تورات میں تحریف کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ’’ویحرفون الکلم عن مواضعہ ‘‘ (کلام الٰہی میں تحریف وتبدیل کرتے تھے) اس پر گواہ ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں سیکڑوں تحریفیں کیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریفات کے نمونے آئندہ صفحات پر حوالۂ قلم ہوں گے۔ حکیم نورالدین کی تحریفات کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ ۱۰؍دسمبر۱۹۱۲ء کو سورۂ صف کے درس میں کسی سامع نے حکیم نورالدین سے درخواست کی کہ اس آیۃ کی تشریح فرمادیجئے۔ ’’ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد ۰ فلما جاء ھم بالبینٰت قالوا ھذا سحر مبین ‘‘ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی کہ میرے بعد ایک رسول مبعوث ہوں گے۔ جن کا اسم گرامی احمد مجتبیٰ ﷺ ہوگا۔ لیکن جب آپ معجزات باہرہ کے ساتھ تشریف لے آئے تو کفار کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے) حکیم نورالدین نے سائل سے کہا کہ تم بڑے نادان ہو۔ سنو جس احمد کی بشارت اس آیہ میں دی گئی ہے وہ مثیل مسیح (مرزا غلام احمد قادیانی) ہے۔ اس کے بعد کہا میں اپنی ذوقی باتیں بہت کم بیان کیا کرتا ہوں۔ تم تو صرف احمد کے متعلق تشریح چاہتے ہو۔ یہاں تو خدا نے احمد کے بعد نور کی طرف بھی اشارہ کردیا ہے۔ اس کے آگے دین کا لفظ بھی ہے اور اس نور کو نہ ماننے کے متعلق بھی یہ وعید فرمائی ہے۔ ’’ولو کرہ الکفرون ‘‘ (القول الفصل ص۳۳) حکیم نورالدین کا نور اور دین کا اشارہ اس آیۃ کی طرف تھا۔ ’’یریدون لیطفوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۰ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علے الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ‘‘ ان تحریفات سے آپ کو معلوم ہوگا کہ مرزائی بدنصیبوں نے یہود کی مانند کس طرح کلام الٰہی احادیث رسول اور آثار سلف کو اپنی نفسانی خواہشوں کا آلۂ کار بنارکھا ہے۔

نصاریٰ کے خوان شرک سے زلہ ربائی

مسلمانوں کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے تھے۔ چنانچہ قرآن

پاک میں ہے۔’’وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم ‘‘(نہ یہود نے مسیح کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو اشتباہ ہوگیا)اس کے خلاف نصاریٰ کا عقیدہ یہ ہے کہ یہود نے مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا اور لطف یہ ہے کہ باوجود ادعائے صلیب شکنی مرزا قادیانی بھی اس مسئلہ میں نصاریٰ ہی کا پیرو تھا۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ حضرت مسیح بروز جمعہ بوقت عصر صلیب پر چڑھائے گئے۔ جب وہ چند گھنٹہ کیلوں کی تکلیف اٹھا کر بیہوش ہوگئے اور خیال کیا گیا کہ مرگئے تو ایک دفعہ سخت آندھی اٹھی۔ (نزول المسیح ص ۱۸،خزائن ج ۱۸ص ۳۹۶)

جب مرزا قادیانی نے مسیح علیہ السلام کے مصلوب ہونے کے عقیدہ میں اہل صلیب کی ہمنوائی اختیار کی تو لاہور کے مسیحی رسالہ تجلی نے لکھا کہ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا۔ بلکہ وہ مسلمان کو اپنے سنہری جال میں پھانس کر ہمیشہ خانہ دوستاں بروب و در دشمناں مکوب کے اصول پر کاربند رہے۔ ہاں عیسائیوں کو ان کی ذات سے بہت فائدہ پہنچا کہ انہوں نے مسیح کے مصلوب ہونے کو قرآن سے ثابت کر دکھایا۔ پس عیسائیوں پر جو نجات کے لئے مسیح کی صلیب کو ضروری خیال کرتے ہیں واجب ہے کہ مرزا قادیانی کی اس صلیبی خدمت پر ان کے مرہون احسان ہوں۔ کیونکہ مرزا قادیانی حقیقی معنی میں صلیب کے زبردست حامی تھے اور انہوں نے عیسائیوں کے خلاف جو کچھ لکھا وہ محض دہریوں کے خیالات کو اپنی طرف سے پیش کر دیا تھا۔ جس طرح نصاریٰ حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام کے ابن اللہ ہونے کے قائل ہیں اسی طرح مرزا قادیانی بھی (معاذ اللہ) اپنے تئیں خدائے برتر کی اولاد بتایا کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے الہام ملاحظہ ہوں۔’’انت منی بمنزلۃ اولادی ‘‘(تو بمنزلہ میری اولاد کے ہے)

(الحکم مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۶ء)

’’انت منی بمنزلۃ ولدی ‘‘تو میرے بیٹے کی جگہ ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۸۶،خزائن ج ۲۲ص ۸۹)

’’اسمع یا ولدی ‘‘اے میرے بیٹے سن۔ (البشریٰ ج۱ص ۴۹)

ان الہاموں میں مرزا قادیانی نے ظاہر کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے اسے بیٹا کہہ کر مخاطب کیا۔ ایک اور الہام ’’انت من مائنا وھم من فشل ‘‘تو میرے پانی یعنی نطفہ سے ہے اور دوسرے لوگ مٹی سے بنے ہیں۔ (اربعین نمبر۳) میں مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو معاذ اللہ نطفۂ خدا بتایا ہے۔ ان کے علاوہ لکھتا ہے کہ مسیح کا اور میرا مقام ایسا ہے جسے استعارہ کے طور پر ابنیت سے علاقہ ہے۔ (توضیح مرام ص ۲۷،خزائن ج ۳ص ۶۴)

حالانکہ ولد اور ابن وغیرہ وہ الفاظ ہیں جنہیں حق تعالیٰ نے قرآن پاک میں شرک قرار دیا ہے اور ان کی پر زور مذمت فرمائی ہے۔ مرزا قادیانی نے اسلام کی پاک توحید کے مقابلہ میں نصاریٰ کی تقلید میں اپنی ایک پاک تثلیث بھی پیش کی تھی۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ:’’ان دو محبتوں کے کمال سے جو خالق اور مخلوق میں پیدا ہوکر نر و مادہ کا حکم رکھتی ہے اور محبت الٰہی کی آگ سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے۔ جس کا نام روح القدس ہے۔ اس کا نام پاک تثلیث ہے۔ اس لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے لئے بطور ابن اللہ کے ہے۔‘‘

(توضیح المرام ص ۲۲،خزائن ج ۳ص ۶۲)

ڈاکٹر ایچ ڈی گرس وولڈ سابق پرنسپل فورمن کرسچن کالج لاہور نے لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور پنڈت دیانند سرستی بانی آریہ سماج میں دو امر یکساں قابل توجہ اور دلچسپ معلوم ہوتے ہیں۔ دونوں صاحب ذومعنی باتیں کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزائے قادیان اپنے مطلب کے مقام پر اوّل درجہ کے لکیر کے فقیر بن جاتے ہیں اور جب لفظی معنی سے مطلب برآری ہوتی دکھائی نہیں دیتی تو پھر کوئی عبارت ایسی نہیں جس کی وہ حسب مطلب کوئی نئی تاویل وتشریح نہ کر لیتے ہوں۔ اسی طرح وہ استعارات اور تشبیہات کو کام میں لا کر بعض اوقات یہاں تک پہنچتے ہیں کہ تثلیث کی تعلیم میں بھی سچائی اور حقیقت کے کسی حد تک معتقد بن بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے نزدیک الٰہی محبت اور انسانی محبت تثلیث کے دو اقانیم ہیں اور وہ جذبات یا جوش جوان دو کی مخالطت کا نتیجہ ہے۔ ان کے نزدیک اقنوم ثالث ہے۔ اسی طرح پنڈت دیانند نے ویدوں کی جو تفسیر کی ہے۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی مرزا قادیانی کی طرح ذومعنی تفاسیر کے حامی اور غیر محقق آدمی تھے۔ (مرزا غلام احمد ص ۳۷)

خواجہ کمال الدین مرزائی ایک ملحد آدمی تھا وہ عیسائی ہونے والا ہی تھا کہ اس اثناء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی مسیحیت کی ڈفلی بجانی شروع کی۔ چونکہ خواجہ کمال الدین کو مرزائیت، مسیحیت کا نعم البدل نظر آئی۔ اس لئے اس نے عیسائی ہونے کا خیال ترک کر کے مرزائیت قبول کر لی۔ چنانچہ جریدۂ الفضل قادیان نے ۱۸؍نومبر ۱۹۱۶ء کی اشاعت میں لکھا کہ خواجہ کمال الدین صاحب کہا کرتے تھے کہ اگر حضرت مسیح موعود کا وجود دنیا میں جلوہ فروز نہ ہوا ہوتا تو میں زمانہ دراز سے عیسائی ہو چکا ہوتا۔ ڈاکٹر ایچ ڈی گرس وولڈ کا خیال ہے کہ مرزائیت اسلام اور مسیحیت کے بین بین ہے۔ (مرزا غلام احمد قادیانی مؤلفہ ڈاکٹر گرس وولڈ ص ۴۶)

لیکن ان اوراق کا پڑھنے والا یقین کرے گا کہ مرزائیت کی معجون بے شمار دوسرے اجزاء سے بھی مرکب ہے۔

آریوں سے ہمرنگی

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے آریہ دھرم کا صرف ایک اصول اپنے پنتھ میں داخل کیا۔ مگر اس لحاظ سے کہ وہی ایک عقیدہ جس کے لئے مرزائیت آریہ دھرم کی ممنون احسان ہے۔ آریہ مت کی جان اور اس کا بنیادی اصول ہے۔ اس لئے اس کو بمنزلہ کثیر کے سمجھنا چاہئے۔ قدیم وہ ہے جو ازلی ہو یعنی اس کی کوئی ابتداء نہ ہو۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ خالق کون ومکان عزاسمہ کے سوا کوئی چیز قدیم نہیں۔ آریہ لوگ خالق کردگار کی طرح روح اور مادہ کو بھی قدیم اور ازلی مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک سلسلۂ کائنات قدیم بالنوع ہے اور خالق کے ساتھ مخلوق کا بھی کوئی نہ کوئی سلسلہ ازل سے برابر چلا آرہا ہے۔ مرزا قادیانی بھی اسی عقیدہ کا پیرو تھا۔ چنانچہ چشمہ معرفت میں لکھتا ہے۔

''چونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کبھی معطل نہیں رہتیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مخلوق میں قدامت نوعی پائی جاتی ہے۔ یعنی مخلوق کے انواع میں سے کوئی نہ کوئی نوع قدیم سے موجود چلی آئی ہے۔ مگر شخصی قدامت باطل ہے۔''

(چشمۂ معرفت ص ۲۶۸، خزائن ج ۲۳ ص ۲۸۱)

ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ الحاد میں فلاسفہ سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ صرف آسمان کو قدیم بالنوع خیال کرتے تھے۔ لیکن مرزا نے آریوں کی طرح اس کی تعمیم کر کے تمام مخلوقات کو قدیم بالنوع بتادیا۔ ڈاکٹر گرس وولڈ نے

مرزائی جماعت اور آریہ سماج میں ایک عجیب مشابہت اور مطابقت بیان کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ: ’’آریہ اور مرزائی دونوں فرقے پنجابی ہیں۔ مرزائی تو صوبہ پنجاب ہی کے باشندے ہیں اور آریہ سماج گو ابتداء بمبئی میں قائم ہوئی تھی۔ تاہم یہ بھی ایک طرح سے پنجابی جماعت ہے۔ کیونکہ اس کا زیادہ زور شور پنجاب ہی میں پایا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ فرقے علی گڑھ والوں (نیچریوں) اور برہموں سماج والوں سے متفاوت ہیں۔ کیونکہ ان کی پیدائش اور نشو ونمو کا مقام علی الترتیب صوبۂ متحدہ آگرہ اودھ اور بنگال ہے۔ جس طرح اسلام سے علی گڑھ والے (نیچری) اور مرزائی نکلے۔ اسی طرح ہندو دھرم سے بھی دو نئے فرقے یعنی آریہ سماج اور برہمو سماج پیدا ہوئے۔ جس طرح نیچری آزاد خیال ہیں اور قادیانی محافظ دین ہونے کے مدعی ہیں۔ اسی طرح ہنود میں سے برہمو سماج کا رویہ آزادنہ ہے اور آریہ سماج دھارک کتابوں کی حامی وحافظ ہونے کی مدعی ہے۔‘‘ (مرزا غلام احمد قادیانی ص۴۴،۴۵)

مرزائیت نے جنم لے کر اسلام کو فائدہ پہنچایا یا آریہ دھرم کو؟ اس کا فیصلہ خود ایک آریہ اخبار کے بیان سے ہوسکتا ہے۔ آریہ ویر نے اپنی ۱۴،۲۲ر مارچ ۱۹۳۳ء کی اشاعت میں لکھا کہ اسلامی عقائد کو متزلزل کرنے میں احمدیت نے آریہ سماج کو ایسی امداد دی ہے کہ جو کام آریہ سماج صدیوں میں انجام دینے کے قابل ہوتا وہ احمدی جماعت کی جدوجہد نے برسوں میں کر دکھایا ہے۔ بہرحال آریہ سماج کو مرزا قادیانی اور ان کے مقلد ومرید مرزائیوں کا مشکور ہونا چاہئے۔ (قادیانی ہذیان ص۳۸)

مشبہہ، فلاسفہ اور اہل نجوم کے نقش قدم پر

مسیح قادیان نے اپنی عمر کا ایک حصہ علوم نظری کی تو نذر کیا تھا۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ: ’’میں نے گل علی شاہ بٹالوی سے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم حاصل کئے۔‘‘ (کتاب البریہ ص۱۶۲،۱۶۳، خزائن ج۱۳ ص۱۸۰،۱۸۱)

’’لیکن دینی تعلیم کسی سے حاصل نہ کی۔‘‘ (اربعین نمبر۲ ص۱۲، خزائن ج۱۷ ص۳۵۹)

اگر منطق اور حکمت کے ساتھ دینی علوم کی بھی تحصیل کی ہوتی تو بڑی امید تھی کہ الحاد وزندقہ کی وادیوں میں سرگرداں ہونے کے بجائے اسے فلاح وہدایت کا راستہ مل جاتا۔

اے	کہ	خواندی	حکمت یونانیاں
حکمت	ایمانیاں	راہم	بخواں

دینی تعلیم سے بے بہرہ رہنے کا یہ اثر ہوا کہ جس غیر اسلامی مذہب کا جو عقیدہ بھی من کو بھایا اسی پر ریجھ گیا اور اس کی پرواہ نہ کی کہ غیر اسلامی عقائد کا شغف اسے دائرہ اسلام سے خارج کر دے گا۔ آپ نے پڑھا کہ اس نے کس طرح یہود، نصاریٰ اور آریوں کے عقیدے اختیار کر لئے۔ لیکن یہ معاملہ ابھی یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ آگے چل کر آپ کو یہ حقیقت اور بھی زیادہ عریاں نظر آئے گی کہ اس کے دل ودماغ کو کہیں قرار نہ تھا۔ اس کے قوائے ذہنی باطل قوتوں کے سامنے اسی طرح بے بس تھے۔ جس طرح مردہ غسال کے ہاتھ میں بے بس ہوتا ہے۔ ذات باری تعالیٰ کے متعلق اس نے مجسمہ سے بھی کہیں بیہودہ اور مضحکہ خیز عقیدہ اختیار کر لیا تھا۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ ’’قیوم العلمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بیشمار ہاتھ، بیشمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج

اور لا انتہاء عرض وطول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں نام عالم ہے۔''

(توضیح مرام ص۷۵، خزائن ج۳ ص۹۰)

اور (توضیح المرام ص۳۰، خزائن ج۳ ص۶۶،۶۷) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فلاسفہ کی طرح ملائکہ کا بھی منکر تھا۔ اس کا عقیدہ تھا کہ جبرئیل کا تعلق آفتاب سے ہے۔ اس بذات خود اور حقیقی معنی میں زمین پر نازل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے نزول سے جو شرع میں وارد ہے۔ اس کی تاثیر کا نزول مراد ہے اور جبرئیل اور دوسرے ملائکہ کی جو شکل وصورت انبیاء علیہم السلام دیکھتے تھے۔ وہ محض جبرئیل وغیرہ کی عکسی تصویر تھی۔ ملک الموت بذات خود زمین پر آ کر قبض ارواح نہیں کرتا۔ بلکہ اسکی تاثیر سے روحیں قبض ہوتی ہیں۔ ملائکہ ستاروں کے ارواح میں وہ سیاروں کے لئے جاں کا حکم رکھتے ہیں۔ اس لئے نہ تو کبھی ان سے جدا ہوتے ہیں اور نہ ذرہ بھر آگے پیچھے حرکت کر سکتے ہیں۔ اس کے خلاف اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ آفتاب، ماہتاب، ستارے، افلاک اور طبائع خالق ارض وسماء کے مطیع فرمان ہیں۔ ان میں بذاتہا کوئی فعل وتاثیر موجود نہیں ہے۔ لیکن طبیبوں اور اہل نجوم کا خیال ہے کہ سبع سیارہ میں سے ہر ایک سیارہ مستقل بالذات ہے۔ تمام موجدات میں انہی کی حرکت مؤثر ہے۔ وہی نفع وضرر پہنچاتی ہے۔ وہی انسانی زندگی اور انسانی تہذیب وتمدن پر اثر انداز ہے۔ بعینہ یہی عقیدہ مرزا غلام احمد قادیانی کا تھا۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ ''ستاروں میں تاثیرات ہیں اور اس انسان سے زیادہ کوئی دنیا میں جاہل نہیں ...... جو ستاروں کی تاثیرات کا منکر ہے ...... یہ لوگ جو سراپا جہالت میں غرق ہیں اس علمی سلسلہ کو شرک میں داخل کرتے ہیں ...... ان چیزوں کے اندر خاص وہ تاثیرات ہیں جو انسانی زندگی اور انسانی تمدن پر اپنا اثر ڈالتی ہیں۔ جیسا کہ حکمائے متقدمین نے لکھا ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۱۱۱ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۲۸۲،۲۸۳)

امام محمد غزالیؒ اس مشرکانہ خیال کی تردید میں لکھتے ہیں کہ فلاسفہ اور ان کے پیرووں کی مثال اس چیونٹی کی سی ہے جو کاغذ پر چل رہی ہو اور دیکھے کہ کاغذ سیاہ ہورہا ہے اور نقش بنتے جاتے ہیں۔ وہ نگاہ اٹھا کر سر قلم کو دیکھے اور خوش ہو کر کہے کہ میں نے اس فعل کی حقیقت معلوم کر لی کہ یہ نقوش قلم کر رہا ہے۔ یہ مثال طبیعی کی ہے جو آخری درجہ کے محرک کے سوا کسی کو نہیں پہچانتا۔ پھر ایک اور چیونٹی جس کی بصارت ونگاہ پہلی سے زیادہ تیز ہو اس کے پاس آ کر کہے کہ تجھے غلط فہمی ہوئی۔ میں تو اس قلم کو کسی کا مسخر دیکھتی ہوں اور محسوس کرتی ہوں کہ اس قلم کے سوا کوئی اور چیز ہے جو نقاشی کر رہی ہے۔ یہ جتلا کر دوسری چیونٹی نہایت خوش ہو کر کہے کہ میں نے اس کا راز پالیا کہ ہاتھ نقاشی کرتے ہیں نہ کہ قلم۔ کیونکہ قلم تو ہاتھ کا مسخر ہے۔ یہ مثال نجومی کی ہے کہ اس کی نظر طبیعی سے کسی قدر آگے تک پہنچی اور دیکھا کہ یہ طبائع ستاروں کے تابع فرمان ہیں۔ لیکن وہ ان درجوں پر جو اس سے اوپر ہیں نہ پہنچ سکا۔ پھر ایک تیسری چیونٹی جو قریب ہی موجود ہو ان کی گفتگو سن کر پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم دونوں غلطی پر ہو۔ ذرا نظر اٹھا کر اوپر کو دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ قلم اور ہاتھ کو حرکت دینے والی کوئی اور ہستی موجود ہے کہ ہاتھ اور قلم جس کے ارادے سے حرکت کر رہے ہیں۔ یہ مثال اہل اسلام کی ہے جو جملہ امور کا فاعل حقیقی اور متصرف بالذات خالق کردگار کو مانتے ہیں۔ ان کی

نظر محسوسات وممکنات تک محدود نہیں۔ بلکہ وہ سب سے وراء الوراء اور بزرگ ترین ہستی کو ایجاد وتکوین کا باعث یقین کرتے ہیں کہ آفتاب ماہتاب اور ستارے جس کے حکم پر چل رہے ہیں۔’’والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ‘‘سورج چاند اور ستارے اسی کے حکم کے موافق کام پر لگے ہیں۔

باطنی فرقہ سے نسبت تلمذ

علماء نے لکھا ہے کہ تاویل اس وقت جائز ہے جب کہ ظاہری معنی کے محال ہونے پر کوئی دلیل موجود ہو۔ تاویل کے متعلق قول فیصل یہ ہے کہ جس تاویل کی صحابہ کرامؓ نے صراحت نہیں کی اس کی ایجاد وابداع سے احتراز کیا جائے۔ ظاہر اس کلام کو کہتے ہیں جس کا مطلب صاف ظاہر ہو اور نص وہ ہے جو کسی کلام کی حقیقی غرض وغایت ہو۔ بلکہ بعض لوگ تو ہر کلام صریح وظاہر کو بھی نص ہی کہتے ہیں اور ظاہر اور نص دونوں کی مثال آیۃ’’احل اللہ البیع وحرم الربوا‘‘ حق تعالیٰ نے بیع کو تو حلال کیا اور سود کو حرام ٹھہرایا۔

یہ آیت بیع کی حلت اور سود کی حرمت پر بطور ظاہر کے دلالت کرتی ہے۔ مشرکین عرب کہتے تھے کہ بیع اور سود میں کچھ فرق نہیں۔ یہ آیت اس بات پر نص بھی ہے۔ کیونکہ بیع اور ربا میں حق تعالیٰ کو جو فرق بتانا مقصود تھا اس پر دلالت کرتی ہے۔ تمام علمائے اہل سنت وجماعت اس پر متفق ہیں کہ نصوص ظاہر پر محمول ہیں اور بغیر کسی انتہائی مجبوری کے ان کی تاویل جائز نہیں۔ خود مرزا قادیانی نے اس اصول کو بارہا تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ:’’تمام نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ کا یہ حق ہے کہ ان کے معنی ظاہر عبارت کے رو سے کئے جائیں اور ظاہر پر حکم کیا جائے جب تک کہ کوئی قرینہ صارفہ پیدا نہ ہو اور بغیر قرینہ قویہ صارفہ ہرگز خلاف ظاہر معنی نہ کئے جائیں۔‘‘

(تحفہ گولڑیہ ص۲۰، خزائن ج۱۷ ص۱۱۸)

اسی طرح لکھا کہ:’’یہ معنی نصوص صریحہ بینہ قرآن میں سے ٹھہر گئے۔ جن سے انحراف کرنا الحاد ہوگا۔ کیونکہ مسلم ہے کہ نصوص کو ان کے ظواہر پر ہی محمول کیا جاتا۔‘‘(ازالہ اوہام ص۴۰، خزائن ج۳ ص۳۹۰) جاری ہے!

قاری اللہ یار ارشد کی رحلت

قاری اللہ یار ارشد چناب نگر کی جانی پہچانی شخصیت تھے۔ عملی زندگی کا آغاز مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے کیا۔ مجلس احرار کے مرکز چناب نگر کے ایک عرصہ تک انچارج رہے۔ موجودہ مجلس سے نکالے گئے تو لاری اڈا چناب نگر کے قریب پہاڑی کے دامن میں بخاری مسجد تعمیر کی اور تازیست اس کے خطیب رہے۔ ۷؍جون ۲۰۱۰ء کو مولانا غلام مصطفیٰ مبلغ چناب نگر نے بتلایا کہ موصوف بیمار ہیں۔ فون پر رابطہ کیا تو بتلایا کہ پہلے سے بہتر ہوں اور بی وی ہسپتال بہاول پور سے آج چھٹی ہو جائے گی۔ ہسپتال سے کیا دنیا سے چھٹی ہوگئی۔ ۸؍جون کو ان کی نماز جنازہ قاری محمد یامین نے پڑھائی اور آبائی علاقہ قائم پور بہاول پور میں مدفون ہوئے۔ اللہ پاک مغفرت فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں نے ان کی وفات پر ایک بیان میں ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔ آمین!

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

ٹیکسلا میں ردقادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد خاتم النبیین میں سالانہ سہ روزہ ردقادیانیت کورس ۸،۹،۱۰؍جون کو عصر سے عشاء منعقد ہوا۔ جس کی نگرانی ہمارے حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے خلیفہ ارشد حضرت مولانا عبدلغفور مدظلہ نے کی۔ ۸؍جون عصر سے عشاء تک مغرب کے وقفہ سے ردقادیانیت کورس منعقد ہوا۔ جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی کے عنوان پر تیرہ اوصاف بیان کئے۔ جن میں سے ایک بھی مرزا قادیانی میں نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا مرزا قادیانی دعویٰ نبوت میں جھوٹا تھا۔ ۹؍جون کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے عنوان پر مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا اور قادیانیوں کے دعویٰ ظلی وبروزی کی دھجیاں بکھیریں اور کہا کہ قادیانیوں کے پاس دلائل کی دنیا میں ایک بھی دلیل نہیں۔ ہاں البتہ شکوک وشبہات موجود ہیں۔ ۱۰؍جون کو عصر سے مغرب تک حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع ونزول کے مسئلہ پر دلائل دیئے۔ بعد از مغرب تا عشاء مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد نے حیات مسیح علیہ السلام کے عنوان پر بیان کیا۔ کورس کا انتظام وانصرام حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کے فرزندان گرامی قاری محمد زکریا، قاری عبدالہادی نے کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا زاہد وسیم نے شب وروز محنت کی اور ساڑھے تین سو سے زائد شرکاء کو سندات تقسیم کی گئیں جو مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ اور مولانا محمد عالم طارق نے تقسیم کیں۔

ٹیکسلا میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع خاتم النبیین میں ختم نبوت کانفرنس ۱۰؍جون بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا عبدالغفور نے کی۔ جبکہ کانفرنس سے مولانا محمد عالم طارق، مولانا محمد رضوان، مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مولانا زاہد وسیم راولپنڈی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ ٹیلی ویژن اینکرز اور اخبارات کے کالم نگار عقیدہ ختم نبوت کو متنازعہ بنانے کی کوشش نہ کریں۔ ورنہ قوم ان کا محاسبہ کرے گی۔ ایک قرارداد کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا مفتی سعید احمد جلالپوریؒ اور ان کے رفقاء کے نامزد قاتلوں زید حامد وغیرہ کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک اور قرارداد میں میاں محمد نواز شریف سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنا بیان واپس لیں۔ ورنہ آنے والے الیکشن میں ان کا بھرپور تعاقب کیا جائے گا۔

کھڈیاں قصور میں ردقادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مدرسہ تعلیم القرآن میں ۱۲،۱۳؍جون کو ردقادیانیت کورس منعقد ہوا۔ کورس کا دورانیہ عصر تا عشاء تھا۔ ۱۲؍جون کو عصر سے مغرب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیا۔ جبکہ مغرب سے عشاء تک جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے خطیب مولانا غلام مصطفیٰ نے بیان کیا۔ ۱۳؍جون کو عصر سے مغرب تک مولانا غلام مصطفیٰ اور مغرب سے عشاء تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔ کورس میں سینکڑوں علماء، طلباء اور عوام نے شرکت کی۔

گوجرانوالہ میں ردقادیانیت وعیسائیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد گرجاکھ میں ردقادیانیت وعیسائیت کورس ۱۹،۲۰، ۲۱؍جون کو منعقد ہوا۔ جس کی نگرانی مجلس گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد یوسف عثمانی نے کی۔ ۱۹؍جون مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، ۲۰؍جون قاری غلام مرتضیٰ ڈسکہ، ۲۱؍جون مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیئے۔ ایسے ہی جامع مسجد ختم نبوت ہاشمی کالونی کنگنی والا میں منعقدہ سمر کیمپ کے طلبہ سے تین دن تک مولانا شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ انہوں نے طلبہ کو قادیانیوں کو اپنے محلّہ، سکول، کلاس سے دوڑانے کے گر بتلائے۔

محسن جمعیت کانفرنس

جامعہ عثمانیہ محلّہ پونڈانوالہ گوجرانوالہ میں محسن جمعیت (حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ) کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس نے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ بھکر نے حضرتؒ کی جمعیت کے حوالہ سے عظیم الشان خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ جبکہ مولانا شجاع آبادی نے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں ان کی سینتیس سالہ خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ کانفرنس کا اہتمام جمعیت علماء اسلام کے مقامی یونٹ نے کیا تھا۔ جس میں قاری منیر احمد پیش پیش تھے۔ کانفرنس میں مجلس کے مولانا محمد اشرف مجددی، ناظم اعلیٰ حافظ محمد یوسف عثمانی، مبلغین حافظ محمد ثاقب، مولانا محمد عارف شامی نے خصوصی شرکت کی۔

۲۹ویں سالانہ عظیم الشان کانفرنس اٹک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مورخہ ۲۱؍اپریل بروز بدھ بعد از نماز مغرب سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیرنگرانی جناب قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ منعقد ہوئی۔ تلاوت کی سعادت مولانا مسعود الحسن نے حاصل کی۔ نعتیہ کلام مصعب فاروقی نے پیش کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ مولانا نے تفصیلاً مرزائیوں کے کفر اور فریب کا پردہ چاک کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اکابرین ختم نبوت کی تحریکی وتبلیغی خدمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ خصوصی خطاب مولانا محمد اکرم طوفانی نے فرمایا۔ دیگر مقررین میں مبلغ لاہور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسامہ

رضوان، مولانا مفتی شاہد مسعود، مولانا عبیداللہ نمایاں ہیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی مسعود احمد اور ظفر اقبال نے سرانجام دیئے۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کے امیر قاضی محمد ابراہیم الحسینی نے تمام مہمان حضرات اور عوام کا شکریہ ادا کیا اور یوں کانفرنس بخیر وخوبی رات تقریباً ایک بجے اختتام پذیر ہوئی۔

مشترکہ تعزیتی بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے مقامی امیر اور جامع مسجد بلاک نمبر۱۲ کے خطیب شیخ الحدیث مولانا محمد ارشاد، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری زاہد اقبال، قاری محمد اصغر عثمانی، مولانا کفایت اللہ حنفی اور حاجی محمد ایوب نے مشترکہ تعزیتی بیان میں کہا ہے کہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ امت مسلمہ کے مقتدر و مستند روحانی پیشواء اور علماء دیوبند کے قابل فخر عظیم سپوت تھے۔ تمام دینی جماعتوں کے اکابر واصاغر آپ کی اجلی شخصیت پر نازاں وفرحاں تھے۔ انہوں نے اپنے زمانہ امارت میں فتنہ قادیانیت کو ناکوں چنے چبوائے۔ متعدد ممالک میں تحریک ختم نبوت کی شاخیں قائم کر کے خاموش مبلغ کا مثالی کردار ادا کیا۔ خانقاہ سراجیہ کے مسند نشین ہونے کے ناطے بیشمار زنگ آلود قلوب کو اسلامی تعلیمات اور باطنی انوارات وفیوضات سے منور کیا۔ آپ کی شخصیت نمود ونمائش، ریاکاری، خود پسندی اور کینہ پروری جیسے افعال قبیحہ سے پاک تھی۔ تعزیتی بیان میں حضرت خواجہ صاحبؒ کے لئے بلندی درجات کی دعاء کے ساتھ پسماندگان، لواحقین، مریدین، اور سالکین سے اظہار تعزیت وہمدردی بھی کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس مظفرگڑھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۰؍جون بروز اتوار بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' مرکزی جامع مسجد مظفرگڑھ میں منعقد ہوئی۔ جس میں خصوصی خطاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ یادگار اسلاف حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ نے فرمایا۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا محمد اسامہ رضوان، مولانا محمد طفیل، مولانا محمد عمران، قاری محمد آصف، مولانا حکیم محمد اسماعیل، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مظفرگڑھ کے مبلغ قاضی عبدالخالق، مولانا محمد سالم، مولانا محمد عاصم، مولانا محمد مزمل، مولانا محمد ریاض، مولانا عبدالستار، مولانا محمد زبیر، مولانا صابر خیاط، مولانا محبوب، حکیم عطاء الرحمٰن، قاری محمد علی، مفتی عبدالغفور، مولانا سعید احمد شاہ، مولانا انیس الرحمٰن، مولانا محمد ارشد اور مفتی محمد احمد سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت وخطاب کیا۔ جب کہ نعتیہ کلام جناب مولانا مفتی سعید احمد ارشد نے پیش کیا۔ کانفرنس میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے قراردادوں کے ذریعے ضلعی ومقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں طلبہ کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی قادیانی سازشوں کا انسداد کیا جائے۔ ضلع بھر میں امتناع قادیانیت ایکٹ پر مؤثر عملدرآمد کرایا جائے۔ قادیانیت کے متعلق آئینی ترامیم پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔ قانون تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت قوانین کے خلاف ہونے والے سازشوں کو روکا جائے۔

ہمارے شیخ خواجہ خان محمدؒ

آہ کہ وہ آکر ہمیں اک روشنی دکھلا گئے
زندہ رہنے کا سلیقہ وہ ہمیں بتلا گئے
وہ ہمارے شیخ وہ علم وادب کا گلستان
وہ شگفتہ پھول ساری بزم کو مہکا گئے
خلق نبویؐ کا نمونہ تھی ان کی زندگی
خلق نبوی پر عمل کرکے ہمیں دکھلا گئے
بندگی تھی ان کی پونجی، ذکر سرمایہ حیات
اللہ اللہ کا وظیفہ بھی ہمیں بتلا گئے
علم کی دنیا کے تھے وہ آفتاب وماہتاب
علم کی اس روشنی کو ہر طرف پھیلا گئے
کون کہتا ہے کہ ان کی زندگی خاموش تھی
ساری دنیا پر محمدؐ کا علم لہرا گئے
ان کا ہر تلمیذ بھی ہے چشمہ علم وادب
ابر رحمت بن کے وہ سارے جہاں پر چھا گئے
علم وتقویٰ زہد وورع ان کی زندگی کا کمال
اس کمال زندگی کو ہر طرف پھیلا گئے
ڈٹ گئے دین کی خاطر ہر میدان میں
وقت کے فرعون ان کے سامنے تھرّا گئے
یہ ہمارے شیخ ساری بزم کی رونق تھے
یہ اٹھے ایسے کہ ساری بزم کو تڑپا گئے
ان پہ رحمت ہو خدا کی، زندگی کا تھے چراغ
اس چراغ زندگی سے اک جہاں چمکا گئے

مولانا محمد یوسف مانسہرہ

علماء کرام وخطباء حضرات سے اپیل

ہر ماہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کیلئے وقف کریں

۞...... عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ چنانچہ امام زین نجیمؒ نے الاشباہ والنظائر ص۱۰۲ پر لکھا ہے کہ: ’’اذا لم یعرف ان محمد ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات ‘‘جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔

۞...... آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں۔ جبکہ وہ خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔

۞...... تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفی ﷺ، تحریک ایم، آر، ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران۔ کویت، عراق جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کے عمل کی خطابت میں ثانوی حیثیت ہوگئی۔ حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضور ﷺ کے اعمال سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضور ﷺ کی ذات مبارک سے ہے۔

۞...... ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست ذات اقدس کی خدمت کرنے کے مترادف ہے۔

۞...... لہٰذا: تمام خطیب حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے شفاعت نبویؐ کے مستحق بنیں۔ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

والسلام!

فقیر خواجہ خان محمد عفی اللہ عنہ

(مولانا خواجہ خواجگان) خواجہ خان محمدؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان - فون: 061-4783486

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی مطبوعات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4583486- 4783486